تعارفِ اُردو

آٹھویں جماعت

بھارت کا آئین

حصہ 4 الف

بنیادی فرائض

حصہ 51 الف

بنیادی فرائض - بھارت کے ہر شہری کا یہ فرض ہوگا کہ وہ...

(الف) آئین پر کاربند رہے اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے۔

(ب) ان اعلیٰ نصب العین کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں۔

(ج) بھارت کے اقتدارِ اعلیٰ، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کرکے ان کا تحفّظ کرے۔

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے قومی خدمت انجام دے۔

(ہ) مذہبی، لسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام الناس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو۔

(و) ملک کی ملی جلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے۔

(ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں محفوظ رکھے اور بہتر بنائے اور جانداروں کے تئیں محبت وشفقت کا جذبہ رکھے۔

(ح) دانشورانہ رویے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی واصلاحی شعور کو فروغ دے۔

(ط) قومی جائداد کا تحفظ کرے اور تشدد سے گریز کرے۔

(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی وکامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرمِ عمل رہے۔

(ک) اگر ماں باپ یا ولی ہے، چھے سال سے چودہ سال تک کی عمر کے اپنے بچے یا وارڈ، جیسی بھی صورت ہو، کے لیے تعلیم کے مواقع فراہم کرے۔

حرفوں کو پڑھو۔ ان حرفوں سے شروع ہونے والے قمری اور شمسی مہینوں اور دنوں کے نام اُردو میں لکھو۔

حرف	قمری مہینہ	ہفتے کا دن	شمسی مہینہ	ہفتے کا دن (انگریزی میں)
ا		اِتوار	اپریل، اگست، اکتوبر	
پ				
ج				
ر				
س				
ش				
ف				
م				
ن				

سرکاری فیصلہ نمبر : ابھیاس-۲۱۱۶/(پر۔نمبر۱۶/۴۳) ایس ڈی-۴ مورّخہ ۲۵؍اپریل ۲۰۱۶ء کے مطابق
قائم کردہ رابطہ کار کمیٹی کی ۲۹؍دسمبر ۲۰۱۷ء کو منعقدہ نشست میں اس کتاب کو
تعلیمی سال ۱۹-۲۰۱۸ء سے درسی کتاب کے طور پر منظوری دی گئی۔

تعارفِ اُردو

آٹھویں جماعت

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پُستک نِرمتی وابھیاس کرم سنشو دھن مَنڈل، پونہ

N9QH89

اپنے اسمارٹ فون میں انسٹال کردہ Diksha App کے توسط سے درسی کتاب کے پہلے صفحے پر درج Q.R. code اسکین کرنے سے ڈیجیٹل درسی کتاب اور ہر سبق میں درج Q.R. code کے ذریعے متعلقہ سبق کی درس و تدریس کے لیے مفید سمعی و بصری وسائل دستیاب ہوں گے۔

پہلا ایڈیشن : ۲۰۱۸ء (2018)
تیسرا اصلاح شدہ ایڈیشن : ۲۰۲۲ء (2022)

© مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی واَبھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ-۴۱۱۰۰۴
نئے نصاب کے مطابق مجلسِ مطالعات وادارت اور مجلسِ مشاورت نے اس کتاب کو ترتیب دیا ہے۔ اس کتاب کے جملہ حقوق مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی واَبھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ کے حق میں محفوظ ہیں۔ کتاب کا کوئی بھی حصہ ڈائرکٹر، مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی واَبھیاس کرم سنشودھن منڈل کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہ کیا جائے۔

مجلسِ مطالعات وادارت :

- ڈاکٹر سیّد یحییٰ نشیط (صدر)
- سلیم شہزاد (رکن)
- سلام بن رزّاق (رکن)
- احمد اقبال (رکن)
- ڈاکٹر قمر شریف (رکن)
- ڈاکٹر محمد اسداللہ (رکن)
- بیگم ریحانہ احمد (رکن)
- خان نوید الحق انعام الحق (رکن سکریٹری)

مجلسِ مشاورت :

- ڈاکٹر صفدر
- خان انعام الرحمٰن شبیر احمد
- اعظمی محمد یٰسین محمد عمر
- ڈاکٹر شیخ محمد شرف الدین محمد یوسف
- ڈاکٹر ناصر الدین انصار مزاج الدین
- فاروق سیّد
- ڈاکٹر محمد حسین مشاہد رضوی
- وجاہت عبدالستار
- خان حسنین عاقب محمد شہباز خان
- سجاد حیدر
- مومن شمیم اقبال

Coordinator
Khan Navedul Haque Inamul Haque
Special Officer for Urdu, Balbharati

Cover
Asif Nisar Sayyed

Artwork
Shaikh Zakiur Rehman Shaikh Ahmed

D.T.P. & Layout
Asif Nisar Sayyed
Yusra Graphics, Shop No. 5, Anamay,
305, Somwar Peth, Pune 11.

Production
Shri Sachchitanand Aphale
Chief Production Officer

Shri Sandeep Ajgaonkar
Production Officer

Paper: 70 GSM Creamwove

Print Order
N/PB/2022-23/Qty.

Printer
M/s

Publisher
Shri Vivek Uttam Gosavi
Controller,
M.S. Bureau of Textbook Production,
Prabhadevi, Mumbai - 400 025 .

بھارت کا آئین

تمہید

ہم بھارت کے عوام متانت وسنجیدگی سے عزم کرتے ہیں کہ بھارت کو
ایک **مقتدر سماج وادی غیر مذہبی عوامی جمہوریہ** بنائیں
اور اس کے تمام شہریوں کے لیے حاصل کریں :

انصاف، سماجی ، معاشی اور سیاسی ؛

آزادی خیال، اظہار، عقیدہ ، دین اور عبادت ؛

مساوات بہ اعتبارِ حیثیت اور موقع ،

اور ان سب میں

اُخوّت کو ترقّی دیں جس سے **فرد کی عظمت اور قوم کے اتحاد اور**
سالمیت کا تیقّن ہو؛

اپنی آئین ساز اسمبلی میں آج چھبیّس نومبر ۱۹۴۹ء کو یہ آئین
ذریعۂ ہٰذا اختیار کرتے ہیں،
وضع کرتے ہیں اور اپنے آپ پر نافذ کرتے ہیں۔

راشٹر گیت

جَنَ گَنَ مَنَ - اَدِھ نایک جَیَہ ہے
بھارَت - بھاگیہ وِدھاتا۔

پَنجاب، سِندُھ، گُجرات، مَراٹھا
دراوِڑ، اُتکَل، بَنگ،

وِندھیہ، ہِماچَل، یَمُنا، گنگا،
اُچّھل جَل دِھ تَرَنگ،

تَو شُبھ نامے جاگے، تَو شُبھ آشِس ماگے،
گاہے تَو جَیَہ گاتھا،

جَنَ گَنَ منگل دَایک جَیَہ ہے،
بھارَت - بھاگیہ وِدھاتا۔

جَیَہ ہے، جَیَہ ہے، جَیَہ ہے،
جَیَہ جَیَہ جَیَہ، جَیَہ ہے۔

عہد

بھارت میرا ملک ہے۔ سب بھارتی میرے بھائی اور بہنیں ہیں۔

مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور مَیں اس کے عظیم و گوناگوں وِرثے پر فخر محسوس کرتا ہوں۔ مَیں ہمیشہ اِس وِرثے کے قابل بننے کی کوشش کروں گا۔

میں اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزّت کروں گا اور ہر ایک سے خوش اخلاقی کا برتاؤ کروں گا۔

میں اپنے ملک اور اپنے لوگوں کے لیے خود کو وقف کرنے کی قسم کھاتا ہوں۔ اُن کی بہتری اور خوش حالی ہی میں میری خوشی ہے۔

پیش لفظ

عزیز طلبہ!

آٹھویں جماعت میں آپ کا استقبال ہے۔

پانچویں سے ساتویں جماعت تک آپ تعارفِ اُردو پڑھ چکے ہیں۔ اس میں کئی مضامین اور نظمیں آپ نے پڑھیں اور کئی مشہور و معروف مصنفوں اور شاعروں کے کلام کا مطالعہ کیا۔ گزشتہ کتابوں میں شائع کئی کہانیوں سے آپ لطف اندوز ہوئے اور کئی سرگرمیاں مکمل کیں۔ اب آپ اپنے اردگرد موجود رواں تحریروں کو آسانی سے پڑھ لیتے ہوں گے۔ اِس سال آپ آٹھویں جماعت میں آچکے ہیں جہاں آپ مزید معیاری مواد کی آموزش کریں گے اور زبان کو سمجھنے کی آپ کی صلاحیت اور بھی فروغ پائے گی۔

اُردو صرف ایک مضمون کا نام نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ایک تہذیب جڑی ہوئی ہے۔ آپ اپنی روزمرہ زندگی میں ہمیشہ اُردو استعمال کرتے ہیں۔ لہٰذا معیاری اُردو زبان کے استعمال پر زیادہ زور دیا جانا چاہیے۔ ہمارا مقصد آپ میں یہ خوداعتمادی پیدا کرنا ہے کہ آپ اپنی زبان کو بہتر طور پر استعمال کرسکتے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ میں سوالات پوچھنے کی صلاحیت پیدا ہو، علم اور نئے فنون حاصل کریں اور تخلیقی انداز میں مسرت حاصل کریں۔ اسی لیے ہم چاہتے ہیں کہ درسی کتاب میں موجود مشقوں اور سرگرمیوں میں آپ زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اس کتاب کی تدریس کے دوران آپ کو جو بھی مشکل یا پریشانی محسوس ہو بلاخوف اپنے استاد کے سامنے اس کا اظہار کریں۔ کتاب میں ایسی کئی سرگرمیاں شامل ہیں جن سے آپ بذاتِ خود علم حاصل کرنے کے قابل بنیں گے۔ ان سرگرمیوں میں آپ جتنا حصہ لیں گے اتنا ہی زیادہ علم حاصل کریں گے۔

انٹرنیٹ اور ڈیجیٹل دنیا کے اثرات، نئے تعلیمی رجحانات اور سائنسی نقطہ نظر کو سامنے رکھ کر ’تلاش و جستجو، نظم خوانی، بول چال، کوشش کرکے دیکھیے، زورِ قلم، زورِ بیان، وسعت مرے بیان کی، میں نے سمجھا، ذرا غور کیجیے، بات سے بات چلے، لفظوں کا کھیل‘ کے ساتھ ساتھ قواعد کی آموزش کے لیے ’آئیے زبان سیکھیں‘ کی ذیلی سرخیوں کے تحت خود آموزی، اطلاقی تحریر، تخلیقی مہارت اور اقدار کی تعلیم پر زور دیا گیا ہے۔ اُمید ہے کہ آپ ان مشقوں اور سرگرمیوں کو مکمل کریں گے۔ رہنمائی کی مدد سے مقصد تک پہنچنے کا راستہ آسان ہوجاتا ہے لہٰذا آموزش کی تکمیل کے لیے سرپرستوں اور اساتذہ کا تعاون اور رہنمائی آپ کے لیے یقینی طور پر کارآمد ثابت ہوگی۔

کتاب کے مواد کے بارے میں آپ کے تاثرات جان کر ہمیں بہت خوشی ہوگی۔ ہمیں اُمید ہے کہ سال بھر آپ کی تدریس مسرت بخش ہوگی۔

آپ کی عمدہ تعلیم اور بہتر مستقبل کے لیے نیک خواہشات!

(ڈاکٹر سنیل مگر)

ڈائرکٹر

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی و
ابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ-۴

پونہ۔

تاریخ : ۱۸/اپریل ۲۰۱۸ء، اکشے ترتیہ

بھارتی سَور : ۲۸/چیتر ۱۹۴۰

Taruf-e-Urdu Std 8 Learning Outcome

آموزشی ماحصل - اُردو (زبانِ دوم) : آٹھویں جماعت

تجویز کردہ طریقۂ تعلیم		آموزشی ماحصل
طالب علم کو انفرادی طور پر/ جوڑی میں/ گروہی طور پر مواقع فراہم کرنا اور انھیں درج ذیل امور کی ترغیب دینا -		**طالب علم**
• کہانیاں، نظمیں، تقریریں، مباحثے بغور سننا، انھیں سمجھنا۔	08.18.01	کہانیاں، نظمیں، تقریریں، مباحثے بغور سنتا ہے اور انھیں سمجھتا ہے۔
• ریڈیو، ٹی وی پر نشر خبروں، مکالموں، مباحثوں، کہانیوں اور نظموں کو دلچسپی کے ساتھ سننا اور دی ہوئی ہدایات کے مطابق ان پر عمل کرنا۔	08.18.02	ریڈیو، ٹی وی پر نشر خبروں، مکالموں، مباحثوں، کہانیوں اور نظموں کو دلچسپی کے ساتھ سنتا ہے اور دی ہوئی ہدایات کے مطابق ان پر عمل کرتا ہے۔
• سنے ہوئے مواد میں الفاظ کے صحیح تلفظ کا خیال رکھنا۔ خبر، کہانی اور مباحثے کے فرق کو سمجھنا۔	08.18.03	سنے ہوئے مواد میں الفاظ کے صحیح تلفظ کا خیال رکھتا ہے۔ خبر، کہانی اور مباحثے کے فرق کو سمجھتا ہے۔
• بات چیت کے دوران الفاظ کے صحیح تلفظ کو ادا کرنا۔ صحیح زبان کا استعمال کرنا۔ ڈرامے کے مکالموں کو صحیح مخرج اور لہجے کے اُتار چڑھاؤ کے ساتھ ادا کرنا۔ دوستوں سے بات چیت کرتے وقت روزمرہ کی بولی کے ساتھ معیاری زبان استعمال کرنا۔	08.18.04	بات چیت کے دوران الفاظ کے صحیح تلفظ کو ادا کرتا ہے۔ صحیح زبان کا استعمال کرتا ہے۔ ڈرامے کے مکالموں کو صحیح مخرج اور لہجے کے اُتار چڑھاؤ کے ساتھ ادا کرتا ہے۔ دوستوں سے بات چیت کرتے وقت روزمرہ کی بولی کے ساتھ معیاری زبان استعمال کرتا ہے۔
• متن کو بلند آواز اور خاموشی کے ساتھ تلفظ و معنی کا خیال رکھتے ہوئے پڑھنا۔ انٹرنیٹ کی مختلف ویب سائٹس پر دستیاب مواد کو پڑھنا۔ نظموں اور نثری اقتباسات کی خواندگی کے فرق کو ذہن میں رکھتے ہوئے پڑھنا۔ ذخیرۂ الفاظ اور پڑھنے کی رفتار میں اضافہ۔	08.18.05	متن کو بلند آواز اور خاموشی کے ساتھ تلفظ و معنی کا خیال رکھتے ہوئے پڑھتا ہے۔ انٹرنیٹ کی مختلف ویب سائٹس پر دستیاب مواد کو پڑھتا۔ نظموں اور نثری اقتباسات کی خواندگی کے فرق کو ذہن میں رکھتے ہوئے پڑھتا ہے۔ ذخیرۂ الفاظ اور پڑھنے کی رفتار میں اضافہ کرتا ہے۔
• دی ہوئی سرگرمیوں کے جواب از خود لکھنا۔ سنے ہوئے جملوں کو صحیح ترتیب سے لکھنا۔ یکساں تلفظ والے الفاظ کو صحیح املے کے ساتھ لکھنا۔ نجی اور تجارتی خطوط لکھنا۔ تہنیتی اور تعزیتی خطوط لکھنا۔ دیے ہوئے موضوع پر مضمون لکھنا۔ علاماتِ اوقاف کا صحیح استعمال کرنا۔ سنے ہوئے اور دیکھے ہوئے واقعات کو ضبطِ تحریر میں لانا۔ سفر کی روداد نقل کرنا۔	08.18.06	دی ہوئی سرگرمیوں کے جواب از خود لکھتا ہے۔ سنے ہوئے جملوں کو صحیح ترتیب سے لکھتا ہے۔ یکساں تلفظ والے الفاظ کو صحیح املے کے ساتھ لکھتا ہے۔ نجی اور تجارتی خطوط لکھتا ہے۔ تہنیتی اور تعزیتی خطوط لکھتا ہے۔ دیے ہوئے موضوع پر مضمون لکھتا ہے۔ علاماتِ اوقاف کا صحیح استعمال کرتا ہے۔ سنے ہوئے اور دیکھے ہوئے واقعات کو ضبطِ تحریر میں لاتا ہے۔ سفر کی روداد نقل کرتا ہے۔
• اسم عام، اسم خاص اور ان کی اقسام کو پہچاننا۔ مذکر-مؤنث اور واحد-جمع، اسم اور صفت اور اس کی اقسام، فعل، زمانے (حال، ماضی اور مستقبل) کی صحیح نشاندہی کرنا۔ فاعل، مفعول، فعل کی ترتیب سے بنے جملوں کی ساخت کو سمجھنا۔ واوین کے بارے میں واقفیت حاصل کرنا۔ سابقے اور لاحقے کی معلومات حاصل کرنا۔ محاوروں کا جملوں میں استعمال کرنا۔ فجائیہ نشان کی معلومات حاصل کرنا۔ صنعتِ تضاد، استعارہ، تشبیہ اور تلمیح کے بارے میں واقفیت حاصل کرنا۔	08.18.07	اسم عام، اسم خاص اور ان کی اقسام کو پہچانتا ہے۔ مذکر-مؤنث اور واحد-جمع، اسم اور صفت اور اس کی اقسام، فعل، زمانے (حال، ماضی اور مستقبل) کی صحیح نشاندہی کرتا ہے۔
	08.18.08	فاعل، مفعول، فعل کی ترتیب سے بنے جملوں کی ساخت کو سمجھتا ہے۔ واوین کے بارے میں واقفیت حاصل کرتا ہے۔ سابقے اور لاحقے کی معلومات حاصل کرتا ہے۔ محاوروں کا جملوں میں استعمال کرتا ہے۔ فجائیہ نشان کی معلومات حاصل کرتا ہے۔ صنعتِ تضاد، استعارہ، تشبیہ اور تلمیح کے بارے میں واقفیت حاصل کرتا ہے۔

ہدایات برائے اساتذہ

آٹھویں جماعت کی 'تعارفِ اُردو' آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کتاب پچھلی درسی کتابوں سے قدرے مختلف ہے کیونکہ بچوں کے لیے مفت اور لازمی حقِ تعلیم کے قانون ۲۰۰۹ء کے مطابق از سرِ نو مرتب شدہ تعلیمی نصاب ۲۰۱۲ء کی روشنی میں، تشکیلِ علم کے نظریے اور سرگرمیوں کو اس کتاب میں شامل کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ اس کتاب کی سرگرمیاں ساتویں اور نویں جماعت کی سرگرمیوں سے مطابقت رکھتی ہیں جس کا مقصد اعادے کے ساتھ ساتھ آئندہ سال کی تیاری ہے۔ مشقوں میں براہِ راست سوالات کے طریقے کے ساتھ امریہ طرز کے سوالات بھی شامل کیے گئے ہیں۔

آپ سے توقع ہے کہ آپ تعلیمی سال کے آغاز پر ابتدائی جانچ کے ذریعے بچوں کی ذہنی سطح کا تعین کرلیں۔ اس مقصد کے لیے تمام بچوں کی اس طرح تربیت کریں کہ ان میں مطلوبہ استعداد پیدا ہو جائے۔

ہمارا ماننا ہے کہ تدریس کے دوران درج ذیل اُمور کا لحاظ رکھا جائے تو سیکھنے اور سکھانے کا عمل مزید مفید ہوگا۔

- کتاب میں آسان نثری اور شعری اسباق شامل ہیں۔ اسباق میں جدت اور دلچسپی کو مدِنظر رکھا گیا ہے۔ علمی اور اخلاقی اقدار پر مبنی مضامین کے ساتھ ساتھ اس درسی کتاب میں سوانح، کہانی، ڈراما، خط اور نظم بھی شامل ہے۔ آپ ان مشمولات کو پڑھاتے وقت اپنے طلبہ کی دلچسپی اور ان کے ذوق وشوق کا خیال رکھتے ہوئے اضافی معلومات یا مثالیں دے سکتے ہیں۔
- کتاب میں شامل اسباق کا انتخاب اس طرز پر کیا گیا ہے کہ آپ ہر سبق کے مواد پر طلبہ سے مختلف سرگرمیاں کروا سکتے ہیں۔ آپ کی توجہ پڑھانے سے زیادہ تسہیل کاری پر رہے تاکہ بچے ازخود زبان سیکھ سکیں اور تشکیلِ علم کے نظریے کی تکمیل ہو سکے۔ کوشش کیجیے کہ طلبہ کو آموزش کے دوران مواصلاتی ٹکنالوجی کے وسائل انٹرنیٹ وغیرہ کے صحت مند استعمال کی عادت ہو سکے۔
- اس کتاب میں شامل اسباق میں جو مشقیں دی ہوئی ہیں، آپ ان میں جدت اور تنوع پائیں گے۔ مشقوں کو مزید دلچسپ اور جاذب بنانے کے لیے رواں خاکے، شبکی خاکے اور لفظوں کے کھیل وغیرہ بھی شامل کیے گئے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ یہ مشقیں طلبہ کی تشکیلِ علم کی صلاحیت میں قابلِ قدر اضافہ کرنے میں معاون ثابت ہوں گے۔
- بچے جن الفاظ کے معنی نہیں جانتے، توقع ہے کہ وہ اپنے سرپرستوں، اساتذہ یا لغت کی مدد سے معلوم کریں۔ آپ انھیں اپنے طور پر لغت دیکھنے کی ترغیب دیتے رہیں۔ سبق کے آخر میں معنی و اشارات کے تحت مشکل الفاظ کے معنی اُردو کے ساتھ ساتھ انگریزی میں بھی دیے گئے ہیں تاکہ طلبہ بہ آسانی لفظ کے مفہوم تک پہنچ سکیں۔ آپ طلبہ کو انسائیکلو پیڈیا کی مختصر معلومات بھی فراہم کریں۔
- اسباق پر مشتمل اور نصاب میں شامل قواعد (گرامر) کو 'آئیے زبان سیکھیں' کے تحت زبان کے روزمرہ استعمال کے پیشِ نظر آسان تر مثالوں اور وضاحت کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ قواعدی تفہیم کے لیے اسباق سے مثالیں دی ہوئی ہیں۔ دوسری مماثل مثالیں ڈھونڈنے یا تیار کرنے کی ہدایات بھی یہاں شامل ہیں۔ آپ ان ہدایات کی روشنی میں قواعد پڑھائیں اور ایسے مواقع فراہم کرتے رہیں کہ طلبہ ازخود اپنے عملی قواعد کی تشکیل کر سکیں۔

اُمید ہے یہ درسی کتاب آپ کی توقعات پر پوری اُترے گی۔

فہرست

نمبر شمار	اسباق	صنف	موضوع	شاعر/مصنف	صفحہ نمبر
۱۔	حمد	نظم	خدا کی تعریف	مظفروارثی	۱
۲۔	خُلفائے راشدین	سوانح	مذہبی شخصیات	اِدارہ	۳
۳۔	حوصلے کی بلندی	کہانی	حوصلہ مندی	محمد حسن فاروقی	۸
۴۔	ہوا	نظم	ماحولیات	شفیع الدّین نیّر	۱۳
۵۔	حکیم اجمل خاں	مضمون	سماجی شخصیت	قاضی عبدالغفار	۱۶
۶۔	کام اور زندگی	نظم	جدوجہد	فیض لدھیانوی	۲۱
۷۔	عید کا تحفہ	کہانی	ایثار	اِدارہ	۲۳
۸۔	ہمارا وطن	نظم	حبِ وطن	اخترؔ شیرانی	۲۹
۹۔	گیند	ڈراما	توہم پرستی کی مذمت	کرشن چندر	۳۲
۱۰۔	آم	نظم	معلوماتی	ماخوذ	۳۹
۱۱۔	خط	انشا	ادبی	علّامہ اقبالؔ	۴۱
۱۲۔	غزلیات			داغؔ دہلوی، حفیظؔ میرٹھی، ریاضؔ خیرآبادی	۴۳
۱۳۔	رباعیات			میر دردؔ، امجدؔ حیدرآبادی، علقمہؔ شبلی	۴۹

۱ حمد

مظفرؔ وارثی

پہلی بات : اس دنیا کے بنانے والے کو ہم نے دیکھا نہیں ہے۔ اس کی بنائی ہوئی کائنات کو دیکھ کر ہم حیران رہ جاتے ہیں۔ یہاں موجود ہر چیز اس کی حکمت اور کاریگری کا ثبوت ہے۔ خدا کی بے شمار نشانیاں اس دنیا میں موجود ہیں جنھیں دیکھ کر ہم اس کی عظمت اور بڑائی کے قائل ہو جاتے ہیں۔ خدا نے انسان کو دیگر مخلوقات پر برتری عطا کی۔ اس اعزاز پر بھی ہمارا دل شکر کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے۔ ذیل کی حمد میں شاعر نے روزمرہ زندگی میں اللہ کی نعمتوں اور نشانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کی تعریف بیان کی ہے۔

جان پہچان : مظفرؔ وارثی کا پورا نام محمد مظفر الدین صدیقی تھا۔ وہ ۲۳ دسمبر ۱۹۳۳ء کو میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ انھیں بچپن ہی سے شاعری کا شوق تھا۔ انھوں نے تمام اصناف میں طبع آزمائی کی لیکن انھیں حمد، نعت اور منقبت نگاری سے خاص شغف تھا۔ ان کے کئی مجموعے شائع ہو کر مقبول ہوئے جن میں 'الحمد، لا شریک، بابِ حرم، کعبۂ عشق' وغیرہ اہم نام ہیں۔ ذیل کی حمد ان کے مجموعۂ کلام 'بابِ حرم' سے لی گئی ہے۔ ۲۸ جنوری ۲۰۱۱ء کو ان کا انتقال ہوا۔

اے خدا ، یہ جہاں تو نے پیدا کیا
یہ زمیں ، یہ فلک ، سب میں تیری جھلک
شکر تیرا کریں کس طرح ہم ادا
سب سے لیکن جدا ، اے خدا ، اے خدا

ہر سحر پھوٹتی ہے نئے رنگ سے
جس نے کی جستجو ، مل گیا اس کو تو
سبزہ و گل کھلیں سینۂ سنگ سے
سب کا تُو رہنما ، اے خدا ، اے خدا

چاند سورج تری روشنی کے نشاں
جانور ، آدمی ، کر رہے ہیں سبھی
پتھروں کو بھی تُو نے عطا کی زباں
تیری حمد و ثنا ، اے خدا ، اے خدا

تُو نے بخشی ہے اپنی خلافت مجھے
خم رہے میرا سر تیری دہلیز پر
شوقِ سجدہ بھی کر اب عنایت مجھے
ہے یہی اِلتجا ، اے خدا ، اے خدا

خلاصہ : شاعر خدا کی تعریف کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے خدا! تو ہی دنیا کا بنانے والا ہے۔ہم تیرا جتنا شکر کریں، کم ہے۔ یہ زمین، یہ آسمان سب تیری قدرت کی نشانیاں ہیں مگر کوئی چیز تیرے جیسی نہیں ہے۔ اللہ ہر صبح کو نئے ڈھنگ سے پیدا کرتا ہے۔ پتھروں سے سبزہ وگل اُگاتا ہے۔ جو اسے تلاش کرتا ہے، پالیتا ہے۔ وہی سب کی رہنمائی کرتا ہے۔ چاند اور سورج قدرت کی نشانیاں ہیں۔ بڑے بڑے پہاڑ اللہ کی قدرت کی گواہی دیتے ہیں۔ انسان، جاندار اور بے جان چیزیں سب اللہ کی حمد و ثنا کرتے ہیں۔ اللہ نے اپنے فضل سے سب چیزیں انسان کی خدمت کے لیے پیدا کی ہیں۔ آخر میں شاعر اللہ سے دعا کرتا ہے کہ تو نے مجھے خلافت دی تو عبادت کا شوق بھی دے۔ ایسا شوق دے کہ میرا سر ہمیشہ تیرے سامنے جھکا رہے۔

معانی و اشارات

فلک	آسمان	Sky
سحر	صبح	Dawn
سینۂ سنگ	پتھر کا سینہ مراد سطح	Stone surface
جستجو	تلاش	Search
ثنا	تعریف	Praise
خلافت	نیابت	Deputisation
خم رہنا	جھکا رہنا	Be in prostration
دہلیز	دروازے کا نچلا حصہ	Doorsill

مشق

ایک جملے میں جواب لکھیے۔

Answer in one sentence.

۱۔ خدا کی جھلک کن چیزوں میں نظر آتی ہے؟

۲۔ خدا کسے ملتا ہے؟

۳۔ خدا کی حمد وثنا کون بیان کر رہا ہے؟

۴۔ شاعر نے کن چیزوں کو خدا کی روشنی کے نشان کہا ہے؟

مختصر جواب لکھیے۔ Answer in short.

۱۔ ذیل کی چیزوں کے متعلق نظم میں کون کون سی باتیں بتائی گئی ہیں:

سحر ، سبزہ وگل ، خلافت ، پتھر

۲۔ شاعر کی التجا اپنے الفاظ میں لکھیے۔

تلاش و جستجو Search

درج ذیل الفاظ کے آگے نظم میں ان کے ساتھ آنے والے الفاظ لکھیے۔

Write the words that follow these words in the poem.

۱۔ یہ زمین ۲۔ سبزہ

۳۔ چاند ۴۔ جانور ۵۔ حمد

نظم خوانی Recital of poem

اپنی پسندیدہ حمد تلاش کر کے لکھیے، یاد کیجیے اور ترنم سے سنائیے۔

بول چال Conversation

حمد کی روشنی میں صبح و شام کے منظر پر اپنے ساتھیوں سے گفتگو کیجیے۔

N9Z59H

۲ خُلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

اِدارہ

پہلی بات : اسلام کے ابتدائی زمانے میں مسلمانوں کی تعداد بڑھ رہی تھی اور اسلام عرب سے نکل کر دور دراز ملکوں میں پھیل رہا تھا۔حضورؐ کے دنیا سے رخصت ہوجانے کے بعد، اسلامی حکومت کو ان تمام علاقوں میں سنبھالے رکھنا ضروری تھا۔اس مقصد کے تحت جو نظام قائم کیا گیا، اسے 'خلافت' کہتے ہیں۔اسلامی حکومت کے سربراہ کو 'خلیفہ' کہا جاتا ہے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ پہلے خلیفہ تھے۔ان کے بعد یہ ذمے داری یکے بعد دیگرے حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ نے سنبھالی۔ان چاروں کو 'خلفائے راشدین' کہا جاتا ہے۔ذیل کے مضمون میں ان کی زندگی اور کارناموں کے متعلق مختصر معلومات دی ہوئی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا اصل نام عبداللہ تھا لیکن وہ ابوبکر کے نام سے مشہور ہیں۔وہ ۵۷۱ء میں مکے میں پیدا ہوئے۔حضورؐ نے جب ان کے سامنے اسلام کی دعوت پیش کی تو انھوں نے اسے فوراً قبول کرلیا۔سفر اور حضر میں وہ حضورؐ کے ساتھ رہتے۔حضورؐ نے مکے سے ہجرت کا ارادہ کیا تو حضرت ابوبکرؓ ہی کو اپنے سفر کا ساتھی بنایا تھا۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسولِ اکرمؐ نے ہر ایک سے اپنی حیثیت کے مطابق مال و زر اللہ کی راہ میں دینے کا حکم فرمایا۔اس وقت میرے پاس مال و دولت کی کثرت تھی۔میں نے آدھا مال راہِ خدا میں دے دیا اور سمجھا کہ اس مرتبہ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ پر بازی لے جاؤں گا۔حضورؐ نے مجھ سے پوچھا، "تم نے بیوی بچوں کے لیے کیا چھوڑا؟" میں نے جواب دیا، "آدھا مال چھوڑ آیا ہوں۔" اور جب اللہ کے رسولؐ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے پوچھا تو انھوں نے کہا، "گھر میں اللہ اور اس کے رسولؐ کا نام چھوڑ آیا ہوں۔"

خلیفہ بننے کے بعد بھی حضرت ابوبکرؓ سادہ زندگی گزارتے تھے۔وہ معمولی کپڑے پہنتے اور معمولی کھانا کھاتے تھے۔غریبوں اور مسکینوں پر بے حد مہربان تھے۔وہ محتاجوں کی ضرورت اس طرح پوری کرتے کہ دوسروں کو خبر نہ ہوتی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا نام عمر اور لقب فاروق تھا۔حضرت عمرؓ کا شمار عرب کے سرداروں میں ہوتا تھا۔وہ بہادری اور شجاعت میں مشہور تھے۔ایمان لانے سے پہلے وہ اسلام اور حضرت محمد ﷺ کے جس قدر دشمن تھے، ایمان لانے کے بعد آپؐ کے اتنے ہی جاں نثار بن گئے۔انھوں نے اسلام کی حفاظت کے لیے تن من دھن کی بازی لگا دی۔

خلافت کے زمانے میں حضرت عمرؓ راتوں کو گشت کرکے لوگوں کا حال چال معلوم کرتے تھے۔ایک مرتبہ تاجروں کا ایک قافلہ مسجدِ نبوی کے باہر آکر رُکا۔رات کو امیر المومنین نے عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو ساتھ لیا اور کہا، "آؤ! آج رات ان

تاجروں کے مال کی حفاظت کے لیے پہرہ دیں۔" چنانچہ دونوں نے رات بھر مال کی حفاظت کی۔ وہ چاہتے تو اپنے دیگر ساتھیوں کو حکم دے سکتے تھے مگر انھوں نے ایسا نہ کر کے ایک مثال قائم کر دی۔

حضرت عمرؓ کی زندگی بے انتہا سادہ تھی۔ وہ معمولی لباس پہنتے اور سادہ غذا استعمال کرتے تھے۔ وہ پرہیزگاری، سچائی اور حق پرستی کے پیکر تھے۔ حضرت عمرؓ کی خلافت عدل وانصاف کے لیے مشہور ہے۔ وہ اسلامی اخلاق کا بہترین نمونہ تھے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا خاندان مکّے کا ایک ممتاز اور بااختیار خاندان تھا۔ ایمان لاتے ہی حضرت محمد ﷺ نے اپنی بیٹی حضرت رقیہؓ کو ان کے نکاح میں دے دیا۔ جب ان کی وفات ہوگئی تو دوسری صاحب زادی حضرت اُمّ کلثومؓ سے ان کا نکاح کر دیا اسی لیے حضرت عثمانؓ کو 'ذوالنّورین' کہا جاتا ہے۔

حضرت عثمانؓ نہایت باحیا، صبر کرنے والے، نرم دل اور سخی تھے۔ اپنی سخاوت کی وجہ سے وہ 'غنی' کہلائے۔ وہ صفائی پسند تھے، روزانہ غسل کرتے، صاف ستھرے کپڑے پہنتے اور خوشبو لگاتے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد ہر جمعہ کو ایک غلام آزاد کرنا ان کا شعار بن گیا تھا۔

حضرت عثمانؓ ہر موقع پر اپنا مال راہ خدا میں خرچ کرتے رہے۔ جب رسولؐ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو وہاں میٹھے پانی کی سخت کمی تھی۔ ایک ہی کنواں تھا جو ایک یہودی کے قبضے میں تھا۔ جب اللہ کے رسولؐ نے فرمایا کہ جو شخص اس کنویں کو راہِ خدا میں وقف کرے گا، اسے جنت ملے گی تو حضرت عثمانؓ نے یہودی سے کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔

حضرت عثمانؓ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے اپنے زمانے میں قرآن لکھوا کر مسجدوں میں رکھوایا۔ اس کی نقلیں تیار کر کے اسلامی ملکوں میں بھجوائیں تاکہ مسلمان آنحضرتؐ سے ثابت شدہ قرأت کے مطابق قرآن کی تلاوت کریں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اسد اللہ، حیدر اور مرتضیٰ کے ناموں سے بھی یاد کیا جاتا ہے۔ وہ حضرت محمد ﷺ کے چچازاد بھائی تھے۔ آپؐ نے اپنی لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہؓ کا نکاح حضرت علیؓ سے کر دیا تھا۔ وہ نو سال کی عمر میں ایمان لائے۔ وہ اعلیٰ درجے کے خطیب اور شاعر تھے۔ علم وفضل اور شجاعت و دلیری میں کوئی ان کا ہمسر نہ تھا۔ حضرت علیؓ نہایت سخی تھے۔ کوئی سائل ان کے دروازے سے مایوس نہ لوٹتا۔ وہ خود بھوکے رہ جاتے لیکن کسی بھوکے کو اپنے دروازے سے خالی ہاتھ نہ جانے دیتے۔ حضرت علیؓ کی احتیاط کا یہ عالم تھا کہ خلیفہ بننے کے بعد جب کوئی چیز خریدنی ہوتی تو بازار میں ایسے دکاندار کو تلاش کرتے جو انھیں پہچانتا نہ ہوتا۔ وہ اسی سے سودا لیتے۔ انھیں یہ پسند نہ تھا کہ کوئی دکاندار ان کو خلیفہ ہونے کی وجہ سے رعایت دے۔

عیش و آرام کے تمام اسباب حضرت علیؓ کے قدموں میں تھے مگر وہ ان سے ہمیشہ دور رہے۔ اپنی خلافت کے زمانے میں انھوں نے امانت داری کا پورا خیال رکھا۔ بیت المال میں جتنا مال آتا، وہ سب تقسیم کر دیتے۔ اس تقسیم میں وہ

اپنے کسی رشتے دار یا عزیز کو کبھی ترجیح نہ دیتے تھے۔

خلفائے راشدین نے حضوؐر کی ہدایتوں، نصیحتوں اور شریعت کے احکامات کے مطابق حکومت کے کام انجام دیے۔

ان کا طرزِ حکومت آج بھی پوری دنیا کے لیے عمدہ نمونہ ہے۔

معانی و اشارات

خلفائے راشدین - اسلامی حکومت کے چار ابتدائی خلیفہ The first four specially guided Caliphs

راشدین - راشد کی جمع، ہدایت پانے والے Guided

مسکین - غریب Poor

شجاعت - بہادری Bravery

امیر المومنین - مسلمانوں کے امیر مراد خلیفہ Caliph

پرہیزگاری - گناہوں سے بچنا Abstinence

حق پرستی - سچائی کو ماننا Truthfulness

عدل - انصاف Justice

با اختیار - اختیار والا Having authority

ذوالنورین - دو نور والا Possessor of two lights

غنی - سخی، خدا کی راہ میں دینے والا Generous

شعار - عادت، طریقہ Habit

قرأت - مراد قرآن پڑھنے کا طریقہ Way of recitation of Quran

خطیب - مقرر Orator

سائل - سوال کرنے والا، ضرورت مند Needy

ترجیح - برتری، پسند Preference

شریعت - اسلامی قانون Islamic laws

مشق

سبق کا بغور مطالعہ کیجیے اور ذیل کی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔

کوشش کر کے دیکھیے۔ Try it

سبق کی مدد سے درج ذیل جدول مکمل کیجیے۔ Complete the following table.

	خلفائے راشدین	اصل نام	لقب	خوبیاں
۱۔				
۲۔				
۳۔				
۴۔				

ایک جملے میں جواب لکھیے۔

Answer in one sentence.

۱۔ مکے سے ہجرت کے دوران حضورؐ نے اپنے سفر کا ساتھی کسے بنایا؟

۲۔ حضرت ابوبکرؓ نے راہِ خدا میں اپنا کتنا مال دیا تھا؟

۳۔ حضرت عمرؓ کس بات کے لیے مشہور تھے؟

۴۔ حضرت عمرؓ کی خلافت کس لیے مشہور ہے؟

۵۔ حضرت عثمانؓ کو ذوالنورین کیوں کہا جاتا ہے؟

۶۔ حضرت عثمانؓ کا سب سے بڑا کارنامہ کیا ہے؟

۷۔ حضرت علیؓ کتنے برس کی عمر میں ایمان لائے؟

۸۔ حضرت علیؓ بازار میں کس دکان سے چیزیں خریدتے تھے؟

مختصر جواب لکھیے۔ **Answer in short.**

۱۔ خلیفہ بننے کے بعد حضرت ابوبکرؓ کس طرح سے زندگی گزارتے تھے؟

۲۔ خلافت کے زمانے میں حضرت عمرؓ کا کیا معمول تھا؟

۳۔ حضرت عثمانؓ کی خوبیاں بیان کیجیے۔

۴۔ حضرت علیؓ کن اوصاف کے مالک تھے؟

تلاش و جستجو Search

درج ذیل بیانات کے لیے سبق سے ایک لفظ تلاش کر کے لکھیے۔

Write one word for the following phrases.

۱۔ اسلامی حکومت کا حکمران ....

۲۔ حضورؐ کا مکے سے مدینے کا سفر ....

۳۔ بہت سخاوت کرنے والا ....

۴۔ قرآن مجید کی تلاوت ....

۵۔ مانگنے یا سوال کرنے والا ....

۶۔ امانت کا خیال رکھنے والا ....

ذرا غور کیجیے۔ Think carefully

حضورؐ سے رشتے کی بنیاد پر ذیل کا شجری خاکہ مکمل کیجیے۔

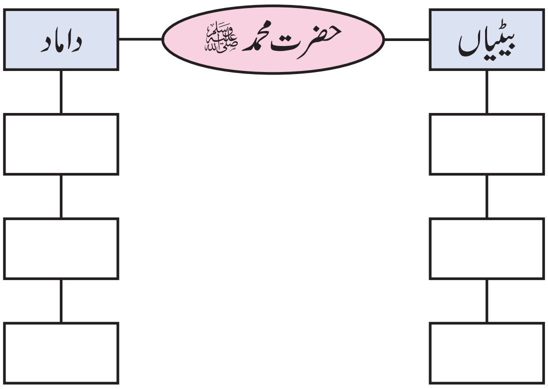

بادشاہوں یا موجودہ دور کے حکمرانوں اور خلفائے راشدین کی زندگی میں پائے جانے والے فرق کو اپنی معلومات کی روشنی میں بیان کیجیے۔

Write about the differences you know between the lives of kings and the caliphs.

کوشش کر کے دیکھیے۔ Try it

کس نے کس سے کہا؟

Who said to whom?

۱۔ "تم نے بیوی بچوں کے لیے کیا چھوڑا؟"

۲۔ "گھر میں اللہ اور اس کے رسولؐ کا نام چھوڑ آیا ہوں۔"

۳۔ "آؤ، آج رات ان تاجروں کے مال کی حفاظت کے لیے پہرہ دیں۔"

سرگرمی/منصوبہ :(Activity/Project)

مختلف اخبارات کے تعلیمی صفحات سے خبریں اور دیگر معلومات حاصل کیجیے۔

اضافی مطالعہ

پلاسٹک: ماحول کے لیے خطرہ

پلاسٹک ایک پیٹرو کیمیکل شے ہے۔ اس مصنوعی شے کا استعمال روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ پلاسٹک کی عام تھیلیوں، گھریلو سامان، کھلونے، بجلی کے آلات، دروازوں، کھڑکیوں، میز، کرسیوں وغیرہ میں پلاسٹک ایک اہم جز ہے۔

پلاسٹک کی تھیلیاں عالمی بازار میں ۱۹۸۰ء کی دہائی کے آغاز میں آئی ہیں۔ آج کل اس کا استعمال بہت عام ہے۔ رنگین پلاسٹک کی تھیلیوں میں سرخ، زرد، سبز اور سیاہ رنگ بہت عام ہیں۔ ان رنگوں میں زہریلے کیمیائی اجزا ہوتے ہیں۔ زیادہ تر رنگین تھیلیوں سے رنگ اُترنے لگتا ہے جو اس تھیلی میں رکھی غذائی اشیا کو متاثر کرتا ہے۔ ایسی غذائی اشیا جسم میں ان خطرناک کیمیائی اجزا کو بھی پہنچا دیتی ہیں جس سے مختلف اقسام کے امراض ہوتے ہیں۔

سرخ، زرد اور سیاہ تھیلیاں سب سے زیادہ خطرناک ہوتی ہیں کیونکہ ان میں کیمیائی اجزا کی مقدار زیادہ پائی جاتی ہے۔ یہ اجزا الرجی کا سبب بنتے ہیں۔ انسانی جلد، آنکھ اور سانس کی نلی کو متاثر کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ کینسر جیسے خطرناک مرض کی وجہ بھی بن سکتے ہیں۔

رنگین پلاسٹک کی تھیلیوں کی وجہ سے کئی جلدی امراض ہوتے ہیں۔ رنگ کے کیمیائی اجزا سانس کی نالی کو بھی متاثر کرتے ہیں جس سے پھیپھڑوں میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ پالی تھین کاربنی مرکب ہونے کی وجہ سے صحت کو متاثر کرتا ہے اس لیے ضروری ہے کہ ہم پلاسٹک کی رنگین تھیلیوں کا استعمال ترک کردیں اور لوگوں کو بھی اس کی ترغیب دیں۔

سوالات :

۱۔ رنگین پلاسٹک کی تھیلیوں کے مضر اثرات کیا ہیں؟

۲۔ پلاسٹک کے بڑھتے ہوئے استعمال پر رائے دیجیے۔

۳۔ انٹرنیٹ کی مختلف ویب سائٹس پر دستیاب سائنسی مواد حاصل کرکے پڑھیے۔

آیئے زبان سیکھیں (Learning Language)

اعادہ

۱۔ میرے پاس مال و دولت کی کثرت تھی۔

۲۔ ایک قافلہ مسجد کے باہر آکر رکا۔

۳۔ کنواں ایک یہودی کے قبضے میں تھا۔

۴۔ کوئی سائل ان کے دروازے سے مایوس نہ لوٹتا۔

آپ جانتے ہیں کہ خط کشیدہ الفاظ کو **اسم (Noun)** کہتے ہیں۔

حضرت ابوبکرؓ سادہ زندگی گزارتے تھے۔ وہ معمولی کھانا کھاتے تھے۔

ان جملوں میں الفاظ زندگی، کھانا بھی اسم ہیں۔ ان اسموں سے پہلے آنے والے الفاظ یعنی ’سادہ، معمولی‘ اسم کی خصوصیت بتاتے ہیں۔ آپ پڑھ چکے ہیں کہ اسم کی خصوصیات بتانے والے لفظ/ الفاظ کو **صفت (Adjective)** کہا جاتا ہے۔

❂ **ذیل کے جملوں سے اسم اور صفت الگ کرکے لکھیے۔**

۱۔ وہ صاف ستھرے کپڑے پہنتے۔

۲۔ وہاں میٹھے پانی کی کمی تھی۔

۳۔ وہ اخلاق کا بہترین نمونہ تھے۔

❂ **اسمِ عام اور اسمِ خاص کی مثالیں لکھیے۔**

NA9NBJ

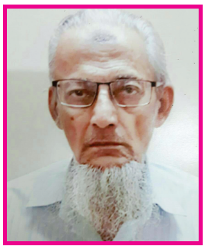

۳ حوصلے کی بلندی

محمد حسن فاروقی

پہلی بات : دنیا میں ہر قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ اچھے برے، صحت مند، معذور، خوشحال، مفلس وغیرہ۔ ان میں بعض ایسے بھی ہیں جو خدا کی کسی نعمت سے محروم ہیں۔ خدا نے ان لوگوں کو ایسی ہمت، طاقت اور خودداری عطا کی ہے کہ وہ ان محرومیوں کے باوجود اپنی زندگی کو بہتر بنانے اور کامیابی کی منزل تک پہنچنے کی کوشش میں مصروف نظر آتے ہیں اور آخرکار کامیاب ہوتے ہیں۔ ذیل کی کہانی ایسے ہی ایک طالب علم کے حوصلے کی بلندی کو ظاہر کرتی ہے۔

جان پہچان : محمد حسن فاروقی ۲؍دسمبر ۱۹۴۱ء کو ایولہ (مہاراشٹر) میں پیدا ہوئے۔ مالیگاؤں میں درس و تدریس کے فرائض انجام دینے کے بعد سبکدوش ہوکر وہ بھیونڈی میں رہائش پذیر ہوگئے تھے۔ وہ 'بال بھارتی' اُردو لسانی کمیٹی، پونہ کے فعال رکن اور ایک عرصے تک تعلیمی رسالے 'آموزگار'، جلگاؤں کے نائب مدیر بھی رہے۔ تعلیمی موضوعات پر ان کے کئی مضامین شائع ہو چکے ہیں۔ 'تعلیمی منظر نامہ' اور 'میرے علمی و ادبی رہنما' ان کی تصانیف ہیں۔ ۹؍جولائی ۲۰۲۰ء کو مالیگاؤں میں ان کا انتقال ہوا۔

ہمارا اسکول دو منزلہ عمارت میں تھا۔ نچلی منزل پر پانچویں اور چھٹی جماعت کے دو ڈِویژن کے علاوہ پرنسپل صاحب کا آفس اور اسکول کا دفتر تھا۔ پہلی منزل پر ساتویں اور آٹھویں کے دو ڈِویژن اور سائنس کی تجربہ گاہ تھی۔ دوسری منزل پر نویں کے دو اور دسویں کے دو ڈِویژن، اساتذہ کا کمرہ اور کمپیوٹر لیب تھی۔

گرمی کی چھٹیوں کے بعد اسکول کھلا تو نئے بچوں کا داخلہ شروع ہوا۔ آٹھویں کلاس میں ایک ایسے بچے نے داخلہ لیا جس کے پیروں پر پولیو کا اثر تھا۔ ایک پیر تو بالکل ہی ناکارہ تھا لیکن دوسرے پیر میں تھوڑی بہت قوت تھی مگر وہ بیساکھیوں کے بغیر چل نہیں سکتا تھا۔

ایک دن پرنسپل صاحب معائنے کے لیے زینہ چڑھ کر پہلی منزل پر آنے لگے۔ اُن کے سامنے وہی لڑکا بیساکھیوں کے سہارے نہایت تکلیف سے زینہ چڑھ رہا تھا۔ پرنسپل صاحب نے آفس میں آکر

چپراسی کو بلا کر اس سے کہا، ”جا کر دیکھو، اس معذور لڑکے نے کس کلاس میں داخلہ لیا ہے؟“ چپراسی نے آ کر بتایا کہ اس نے اسی سال آٹھویں (ب) میں داخلہ لیا ہے اور اس کا نام حامد ہے۔

پرنسپل صاحب نے آٹھویں (ب) اور پانچویں (ب) کے اساتذہ کو بلایا اور انھیں ہدایت دی کہ وہ اس سال اپنی کلاسوں کے کمرے آپس میں بدل لیں۔ کل سے آٹھویں (ب) کے طلبہ نچلی منزل پر چلے جائیں اور اُن کے کمرے میں پانچویں (ب) کے طلبہ بیٹھیں۔ ہر اسکول میں عام طور پر اس اصول کی پابندی کی جاتی ہے کہ اونچی جماعتیں اوپری منزل پر ہوتی ہیں لیکن ایک معذور بچے کی خاطر پرنسپل صاحب نے اس اُصول کو بدل دیا۔

ماسٹر صاحب کلاس میں آئے۔ انھوں نے حامد کو اپنے پاس بلایا اور اُس سے ہمدردی سے باتیں کیں۔ اس کے بعد طلبہ کو بتایا کہ ان کی کلاس کل سے نچلی منزل پر اُس کمرے میں بیٹھے گی جس میں اِس وقت پانچویں (ب) بیٹھا کرتی ہے۔ آٹھویں کلاس کے طلبہ کو یہ ہدایت کچھ اچھی نہیں لگی۔ ان میں سے کچھ کو ایسا لگا جیسے انھیں اچانک آٹھویں جماعت سے پانچویں جماعت میں بھیج دیا گیا ہو۔ کچھ لڑکوں نے حامد کی طرف اس طرح دیکھا جیسے کہہ رہے ہوں کہ یہ سب تمھاری وجہ سے ہوا ہے۔ ایک لڑکے نے اس سے کہہ بھی دیا کہ ”تمھیں زینہ چڑھنے میں تکلیف ہوتی ہے اس لیے یہ حکم دیا گیا ہے۔“ حامد نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

درمیانی وقفے میں حامد نے پرنسپل صاحب کے نام ایک خط لکھا اور اپنے استاد کو دِکھایا۔ کلاس ٹیچر نے خط پڑھا، حامد کی طرف دیکھا اور پھر سوچ میں ڈوب گئے۔ وہ بڑی اُلجھن میں تھے کہ لڑکا اسکول میں نیا ہے۔ اسے پرنسپل صاحب کے مزاج کا بالکل اندازہ نہیں۔ پتا نہیں اس خط پر ان کا کیا ردِّعمل ہوگا۔ پھر کچھ سوچ کر حامد کو کلاس میں بیٹھنے کے لیے کہا اور خود خط لے کر پرنسپل صاحب کے پاس چلے گئے۔

وقفہ ختم ہوا۔ استاد جماعت میں آئے تو انھوں نے بتایا کہ پرنسپل صاحب نے جماعت کو نچلی منزل پر لے جانے کا حکم واپس لے لیا ہے۔ ان کی بات ختم بھی نہیں ہوئی تھی کہ پرنسپل صاحب خود جماعت میں آ گئے۔ کچھ بچوں نے سوچا کہ اب حامد پر مصیبت آنے والی ہے۔ ہر ایک کے چہرے پر ایک سوالیہ نشان تھا۔ پرنسپل صاحب نے وہ خط حامد کو واپس کیا۔ خود کرسی پر بیٹھ گئے اور حامد سے کہا، ”تم خود یہ خط جماعت کے سامنے پڑھو تاکہ ان تمام کو بھی معلوم ہو کہ تم نے کیا لکھا ہے۔“ حامد نے خط پڑھنا شروع کیا۔

محترم پرنسپل صاحب، السلام علیکم!

میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں کہ آپ نے میری معذوری کو دیکھتے ہوئے آٹھویں جماعت کو نچلی منزل پر لے جانے کا حکم دیا ہے اور اس طرح مجھے زینہ چڑھنے کی تکلیف سے بچانے کی کوشش کی۔ میں آپ کی اس ہمدردی کا جتنا بھی شکریہ ادا کروں، کم ہے۔ لیکن آپ سے ایک گزارش ہے کہ آپ اپنے حکم پر نظرِ ثانی کریں تو مجھ پر احسان ہوگا۔

میں نہیں چاہتا کہ میری یہ معذوری مجھے عام لوگوں سے الگ کر دے۔ میں اپنی اس کمزوری کے ساتھ جینا چاہتا

ہوں، بالکل ان لوگوں کی طرح جو بیساکھیوں کے محتاج نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ بیساکھیاں زندگی بھر میرا ساتھ نہیں چھوڑیں گی اس لیے میں نے انھیں اپنے جسم کا حصہ سمجھ لیا ہے۔ میں بڑے ادب کے ساتھ آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ بھی مجھے اس احساس کے بوجھ سے آزاد کردیں۔ یہ اسی وقت ممکن ہوگا جب مجھے ان کے ساتھ رہنے کی عادت پڑ جائے گی۔ مہربانی فرما کر مجھ پر رحم کھانے کی بجائے میری ہمت بڑھائیے تاکہ میں اس کمزوری کا ڈٹ کر مقابلہ کرسکوں۔ میں نے یہ خط لکھنے کی جسارت کی ہے، اس کی معافی چاہتا ہوں۔

آپ کا شاگرد

حامد

جماعت ہشتم (ب)

حامد خط ختم کر چکا تو پرنسپل صاحب کھڑے ہوگئے۔ تھوڑی دیر کے لیے وہ یہ بھول گئے کہ میں پرنسپل ہوں۔ انھوں نے تالی بجا کر حامد کی ستائش کی۔ اسی لمحے استاد کے ہاتھ بھی بے ساختہ تالی بجانے کے لیے حرکت میں آگئے اور ساتھ ہی پوری جماعت تالیوں کے شور سے گونج اُٹھی۔ پرنسپل صاحب نے بڑے جذباتی انداز میں کہا، ”حامد! میں تمھارے حوصلے اور ہمت کی داد دیتا ہوں۔“ کلاس ٹیچر بھی آبدیدہ ہوگئے۔ پرنسپل صاحب نے کہا، ”آٹھویں کلاس کے اس طالب علم کے بلند حوصلے سے میں بہت خوش ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ بچہ بہت ترقی کرے گا۔“ اُنھوں نے حامد کے سر پر ہاتھ پھیرا، دعائیں دیں اور جماعت سے رُخصت ہوگئے۔

معانی و اشارات

ناکارہ	جو کسی کام کا نہ ہو	Useless
معذور	اپاہج	Disabled
بیساکھی	وہ لکڑی جو لنگڑے آدمی بغل میں سہارے کے لیے لیتے ہیں	Crutches
محتاج	ضرورت مند	Needy
نظر ثانی کرنا	دوبارہ غور کرنا	Revise
درخواست	گزارش	Request
ڈٹ کر مقابلہ کرنا	پوری قوت سے لڑنا	Fight with full might
جسارت	ہمت	Daring
ستائش	تعریف	Appreciation
جذبات	جذبے کی جمع	Sentiments
آبدیدہ ہونا	آنکھوں میں آنسو آجانا	About to weep

مشق

❂ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

Answer in one sentence.

۱۔ حامد نے کس جماعت میں داخلہ لیا؟

۲۔ معائنے کے دوران پرنسپل صاحب نے کیا دیکھا؟

۳۔ پرنسپل صاحب نے اساتذہ کو کیا ہدایت دی؟

۴۔ ہر اسکول میں عام طور پر کس اُصول کی پابندی کی جاتی

ہے؟

۵۔ ماسٹر صاحب نے حامد سے ہمدردی کی باتیں کیوں کیں؟

۶۔ پرنسپل صاحب نے آٹھویں جماعت کو نچلی منزل پر لے جانے کا حکم کیوں واپس لے لیا؟

۷۔ پرنسپل صاحب نے حامد کی ستائش کس طرح کی؟

- 'جان پہچان' کی مدد سے شکلی خاکہ مکمل کیجیے۔

Complete the following web with the help of 'Jaan Pehchaan'.

محمد حسن فاروقی
- سن پیدائش ______
- مقام پیدائش ______
- رہائش ______
- رکن ______
- نائب مدیر ______
- تصانیف ______

- مختصر جواب لکھیے۔ Answer in short.

۱۔ آٹھویں جماعت کو نچلی منزل پر لے آنے کی خبر سن کر جماعت کے طلبہ نے کیا ردّ عمل ظاہر کیا؟

۲۔ حامد نے پرنسپل صاحب کے نام خط میں کیا درخواست کی؟

- تفصیلی جواب لکھیے۔ Answer in detail.

اگر آپ کا کوئی ساتھی معذور ہو تو اُس کے ساتھ آپ کیا سلوک کریں گے؟

Think carefully ذرا غور کیجیے۔

- حامد نے پرنسپل صاحب کو خط کیوں لکھا؟

Try it کوشش کر کے دیکھیے۔

- سبق میں آئے ہوئے انگریزی الفاظ کے لیے اُردو الفاظ لکھیے۔

Translate the English words in Urdu that have been used in the lesson.

- سبق میں آئے کلاسوں کے نام رومن ہندسوں میں لکھو۔

Write the names of classes in Roman.

کلاس	پانچویں	چھٹی	ساتویں	آٹھویں	نویں	دسویں
رومن						

- سبق پڑھ کر اسکول کی عمارت کے رواں خاکے میں مناسب جماعت اور کمروں کے نام لکھیے۔

Complete the school map by writing the names of respective classes and rooms.

.... دوسری منزل ....

.... پہلی منزل ....

.... نچلی منزل ....

ہمارا دومنزلہ اسکول

- سبق میں آئے ہوئے ان اُردو الفاظ کے لیے انگریزی الفاظ لکھیے۔

Translate the following in English.

نچلی منزل، پہلی منزل، دوسری منزل، تجربہ گاہ، اساتذہ کا کمرہ، چپراسی، درمیانی وقفہ۔

Search تلاش و جستجو

- الفاظ کی جمع لکھیے۔ Write plurals.

عمارت، دفتر، منزل، استاد، ہدایت، خط

Power of writing زورِ قلم

- آپ کے اسکول کے خاص ضرورت مند طلبہ کی سہولت کے لیے ریمپ اور گرِل لگانا ضروری ہے۔ اس کے لیے ہیڈ ماسٹر کے نام خط لکھیے۔

Write a letter to your headmaster requesting to build a ramp and erect grill for the students with special needs.

آیئے زبان سیکھیں
(Learning Language)

سابقے (Prefix)

ذیل کے جملوں کو پڑھ کر خط کشیدہ لفظوں پر غور کیجیے۔

۱۔ ایک پیر تو بالکل ہی ناکارہ تھا۔

۲۔ نالائق نوکر نے کام بگاڑ دیا۔

الفاظ ’ناکارہ‘ اور ’نالائق‘

نا + کارہ

نا + لائق

کے ملنے سے بنے ہیں۔

دوسری مثالیں: ناسمجھ، ناممکن، ناپاک۔

۳۔ میں آپ کا بے حد شکر گزار ہوں۔

۴۔ استاد بھی بے ساختہ تالی بجانے لگے۔

الفاظ ’بے حد‘ اور ’بے ساختہ‘

بے + حد

بے + ساختہ

کے ملنے سے بنے ہیں۔

دوسری مثالیں: بے وقوف، بے صبرا، بے حیا وغیرہ۔

ایسے الفاظ میں ان کے پہلے حصوں کو ’سابقہ‘ (Prefix) کہا جاتا ہے۔ نا، بے، با، اَن وغیرہ۔

اوپر دیے گئے سابقوں کے ساتھ دوسرے الفاظ ملا کر نئے الفاظ بنایئے۔

نا + ... = ...

بے + ... = ...

با + ... = ...

اَن + ... = ...

Game of words لفظوں کا کھیل

- ستون ’الف‘ کے سابقوں اور لاحقوں سے ستون ’ب‘ کے الفاظ کی جوڑیاں لگا کر نئے بامعنی الفاظ بنایئے۔

Match the preffixes and suffixes from first column and words from second column to frame new meaningful words.

ستون ’الف‘	ستون ’ب‘
گاہ، زن، بے، ہم	تعلیم، رہ، عید، ضرر، زبان، ضرورت، جماعت، خیمہ

بات سے بات چلے Let the ball roll

- آپ کے اسکول کے خاص ضرورت مند طلبہ کے لیے کیا سہولتیں فراہم کی جا سکتی ہیں؟ ساتھی طلبہ سے گفتگو کیجیے اور پیش درس میں تجویز پیش کیجیے۔

Discuss with your classmates the facilities that can be provided to the students with special needs in your school. Present your recommendations in assembly.

سرگرمی/منصوبہ (Activity/Project):

- اپنی اسکول لائبریری سے بچوں کے رسائل حاصل کر کے معلوماتی مضامین کا مطالعہ کیجیے۔
- مختلف اشتہارات کو دیکھ کر اپنے طور پر اشتہار بنانے کی کوشش کیجیے۔

NAIJD7

۴

ہوا

شفیع الدین نیّر

پہلی بات : ایک ایسی چیز جو ہمیں نظر نہیں آتی مگر اس کی موجودگی ہم محسوس کرتے ہیں۔ وہ رک جائے تو گھٹن محسوس ہوتی ہے، وہ نہ رہے تو سانس لینا ناممکن ہو جائے۔ یہ عجیب و غریب شے ہوا ہے۔ ہوا قدرت کا قیمتی عطیہ ہے اور قدرت کی نشانی بھی۔ ہوا گرمی میں ٹھنڈک پہنچاتی ہے۔ سمندروں سے پانی برسانے والے بادلوں کو اُڑا کر لاتی ہے اور ہر جاندار کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ ہوا جب آندھی اور طوفان کی صورت اختیار کر لیتی ہے تو مصیبت بن جاتی ہے۔ ذیل کی نظم میں شاعر نے اسے نعمت بھی کہا ہے اور مصیبت کا سبب بھی۔

جان پہچان : محمد شفیع الدین نیّر ۹ر فروری ۱۹۰۳ء کو اُترولی (علی گڑھ) میں پیدا ہوئے۔ والد کے انتقال کے بعد ۱۹۱۵ء میں وہ دلّی چلے آئے۔ اعلیٰ تعلیم سے فارغ ہو کر وہ ماڈرن اسکول، نئی دلّی میں اٹھارہ سال تک تدریسی خدمات انجام دیتے رہے۔ پھر ۱۹۵۶ء میں جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دلّی میں لکچرار کے عہدے پر فائز ہوئے۔ وہ یہیں سے ۱۹۶۹ء میں سبکدوش ہوئے۔ بچوں کے ادیب کی حیثیت سے انھیں غیر معمولی شہرت ملی۔ ان کی ایک درجن سے زائد کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن میں 'بچوں کا کھلونا، گھی شکر، وطنی نظمیں، منی کے گیت، اسلامی نظمیں، ہماری لغت، تعلیمی تحفہ، ہماری زندگی، اچھی چڑیا' وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ ۳ر جنوری ۱۹۷۸ء کو دلّی میں ان کا انتقال ہوا۔

عجب ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے
یہ گرمی میں پنکھے ہمیں جَھل رہی ہے

ہوا گر نہ ہوتی تو پھر کیا دھرا تھا
اِدھر سانس رُکتا، اُدھر دَم فنا تھا

ہمارے لیے روز باغوں میں جا کر
یہ لاتی ہے پھولوں کی خوشبو اُڑا کر

سمندر سے آئی تو سوغات لائی
مٹانے کو گرمی کے، برسات لائی

ذرا دیر میں تھا نگر سارا جل تھل
ہرے ہو گئے اب تو جنگل کے جنگل

مگر اس کا غصہ بہت ہی برا ہے
بگڑنے پہ آئے تو بس پھر بلا ہے

گرجتی ہوئی آتی ہے سنسناتی
ہر اِک چیز کو توڑتی اور گراتی

اُکھاڑے کہیں پیڑ ، ایسا جھنجھوڑا
کہیں گھر پہ چھپّر کا تنکا نہ چھوڑا

سمندر کی موجوں کو ایسا اُچھالا
کہ پانی کا بس بن گیا اِک ہمالہ

جہازوں کے ایسے پرخچے اُڑائے
کہ جاکر سمندر کی تہ میں سمائے

عجب شے ہے نیّر جہاں میں ہوا بھی
کہ نعمت بھی کہیے اِسے ، اور بلا بھی

خلاصہ : ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے۔ گویا یہ گرمی میں ہمیں پنکھے جھل رہی ہے۔ ہوا زندگی کے لیے ضروری ہے۔ ہوا نہ ہوتی تو ہمارا سانس رُک جاتا اور ہم مرجاتے۔ ہوا باغوں میں جاکر ہمارے لیے خوشبو اُڑا لاتی ہے۔ سمندروں سے برسات کے تحفے لاتی ہے۔ گرمی سے پریشان لوگوں کو راحت دیتی ہے۔ جب بارش ہوتی ہے تو چاروں طرف جل تھل ہوجاتا ہے۔ سارے جنگل ہرے ہوجاتے ہیں۔ ہوا ہمارے لیے بہت فائدے مند ہے۔ اس کا مزاج بگڑ جائے تو یہ بڑی تباہی مچاتی ہے اور ہمارے لیے مصیبت بن جاتی ہے۔ وہ آندھی اور طوفان کی صورت میں آتی ہے اور ہر ایک چیز توڑتے اور گراتے ہوئے گزرتی ہے۔ پیڑ جڑ سے اُکھڑ جاتے ہیں۔ گھروں کے چھپّر اُڑ جاتے ہیں۔ سمندر کی موجیں بہت اونچی اونچی اُٹھتی ہیں جو جہازوں کو تباہ و برباد کردیتی ہیں۔ اکثر اس کی وجہ سے جہاز ڈوب جاتے ہیں۔ غرض ہوا عجیب چیز ہے۔ یہ ہمارے لیے رحمت بھی ہے اور مصیبت بھی۔

معانی و اشارات

فنا ہونا	–	ختم ہونا	To be mortal
سوغات	–	تحفہ	Gift
جل تھل	–	ہر جگہ پانی ہی پانی	Flooded land
جنگل کے جنگل	–	سارے جنگل	All the woods
بلا	–	مصیبت	Calamity

NASFEU

مشق

نظم کا بغور مطالعہ کیجیے اور ذیل کی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔

❂ 'جان پہچان' کی مدد سے شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

Complete the following web with the help of 'Jaan Pehchaan'.

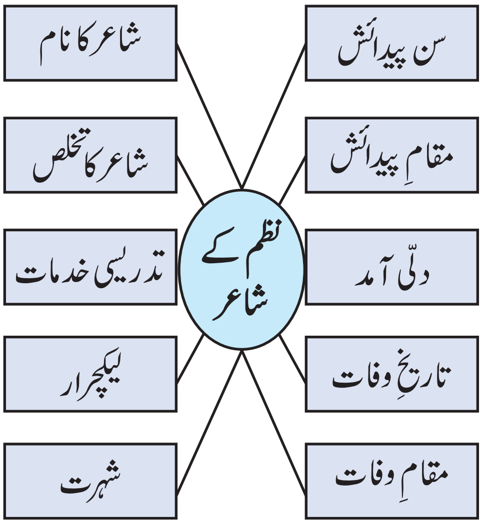

❂ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

Answer in one sentence.

۱۔ پہلے شعر میں شاعر ہوا کے بارے میں کیا کہہ رہا ہے؟
۲۔ ہوا نہ ہوتی تو کیا ہوتا؟
۳۔ ہوا ہمارے لیے باغوں سے کیا لے کر آتی ہے؟
۴۔ سمندر کی سوغات سے کیا مراد ہے؟
۵۔ برسات سے نگر اور جنگل میں کیا تبدیلی آئی؟
۶۔ تیز ہوا سے گھر کا کیا حال ہوا؟

❂ مختصر جواب لکھیے۔ Answer in short.

۱۔ ہوا ہمارے لیے ضروری کیوں ہے؟
۲۔ شاعر نے ہوا کو بلا کیوں کہا ہے؟
۳۔ تیز ہوا کے جھونکوں سے جہاز اور سمندر کا کیا حال ہوا؟

Arrange the following ترتیب دیجیے۔

❂ درج ذیل اشعار کے بے ترتیب مصرعوں کو درست ترتیب میں لکھیے۔

Arrange the following couplets correctly.

اِدھر سانس رُکتا ، اُدھر دَم فنا تھا
مٹانے کو گرمی کے ، برسات لائی
گرجتی ہوئی آتی ہے سنسناتی
ہوا گر نہ ہوتی تو پھر کیا دھرا تھا
ہر اِک چیز کو توڑتی اور گراتی
سمندر سے آئی تو سوغات لائی

Power of writing زورِ قلم

❂ درج ذیل بیان مکمل کرنے کے لیے آٹھ تا دس جملے لکھیے۔

Complete the following with 8 to 10 relevant sentences.

ہوا بہت ضروری ہے کیونکہ ...

Try it کوشش کر کے دیکھیے۔

❂ 'ہوا ہمارے لیے رحمت ہے' یا 'ہوا ہمارے لیے بلا ہے'۔ جدول میں ہر ایک کے لیے کم از کم تین جملے لکھیے۔

'Air is a gift for us' or 'Air is a calamity for us'. Write atleast 3 sentences for each.

ہوا رحمت ہے	ہوا بلا ہے

۵

حکیم اجمل خاں

قاضی عبدالغفار

پہلی بات : اس دنیا میں اچھے بُرے ہر قسم کے لوگ موجود ہیں۔ ان میں بے شمار ایسے بھی ہیں جو بھلائی کے کام کرتے ہیں اور پریشان حال لوگوں کے دکھ درد میں کام آتے ہیں۔ کسی دانا کا قول ہے، ''بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔'' ہر دور میں ایسی شخصیات پائی جاتی رہی ہیں جو اپنی بے پناہ ذہانت اور خداداد صلاحیتوں سے انسانیت کی بڑی خدمات انجام دیتی ہیں۔ حکیم اجمل خاں کا شمار ایسی ہی اہم شخصیات میں ہوتا ہے۔ ذیل کے سبق میں ان کے کارناموں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

جان پہچان : قاضی عبدالغفار ۱۸۹۸ء میں مرادآباد کے ایک زمیندار گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم مدرسے میں ہوئی۔ مرادآباد کے اسکول سے میٹرک کا امتحان پاس کر کے انھوں نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں ایف۔ اے میں داخلہ لیا۔ نائب تحصیلدار کے عہدے سے ترقی کر کے وہ اسپیشل مجسٹریٹ کے عہدے تک پہنچے تھے۔ قاضی عبدالغفار اُردو کے ایک صاحبِ طرز ادیب، صحافی اور سوانح نگار کی حیثیت سے مشہور ہیں۔ انھوں نے جمہور، صباح اور پیام جیسے مشہور روزنامے نکالے تھے۔ ان کی تصنیفات میں 'لیلیٰ کے خطوط، مجنوں کی ڈائری، نقشِ فرنگ، پندار کا صنم کدہ' اور 'حیاتِ اجمل' اہم ہیں۔ ۱۹۵۶ء میں ان کا انتقال ہوا۔

حکیم اجمل خاں ہماری جنگِ آزادی کے مشہور رہنما تھے۔ وہ ۱۱؍فروری ۱۸۶۸ء کو دلّی میں پیدا ہوئے۔ دلّی کے اہم حکیموں میں ان کا شمار کیا جاتا تھا۔ اپنے پیشے میں مہارت کی وجہ سے وہ پورے ہندوستان میں پہچانے جاتے تھے۔

حکیم صاحب بڑے باکمال انسان تھے۔ ان کی ذہانت کا یہ عالم تھا کہ کم عمری ہی میں انھوں نے قرآن حفظ کرلیا تھا۔ انھوں نے عربی اور فارسی کی تعلیم گھر میں مکمل کی تھی۔ انھیں بچپن سے کتب بینی کا شوق تھا۔ گھنٹوں کتابیں پڑھتے رہتے۔ کھانے پینے کا بھی ہوش نہ رہتا۔ انھیں ورزش کا بھی شوق تھا۔ انھوں نے اپنے گھر میں اکھاڑا بنایا تھا جہاں وہ اپنے دوستوں کے ساتھ ورزش کرتے۔

حکیم اجمل خاں خاندانی حکیم تھے۔ ان کے والد حکیم محمود خاں نے دلّی میں ایک طبیہ مدرسہ جاری کیا تھا جہاں یونانی علاج کے طریقوں کی تعلیم دی جاتی تھی۔ والد کے انتقال کے بعد مدرسے کی ذمہ داری حکیم اجمل خاں پر آ گئی۔ انھوں نے اس مدرسے کی ترقی کے لیے بڑی محنت اور جدوجہد کی، یہاں تک کہ اس مدرسے کو کالج بنا دیا۔ اس کالج کے لیے انھوں نے اپنی تمام املاک وقف کردی تھیں۔

حکیم صاحب ایک مالدار شخص تھے۔ پورے ملک میں ان کی ٹکر کا دوسرا حکیم نہ تھا۔ نوابوں اور راجاؤں سے ماہوار ہزاروں کی رقمیں بندھی ہوئی تھیں۔ دلّی سے باہر جانے کی روزانہ ایک ہزار روپے فیس مقرر تھی۔ حکیم صاحب کی زندگی تو رئیسانہ تھی مگر انھوں نے دولت کی محبت کو دل میں جگہ نہ دی تھی۔ ان کی نظر میں امیر غریب سب برابر تھے۔ وہ نوابوں اور راجاؤں سے تو ہزاروں روپے فیس وصول کرتے تھے لیکن دلّی اور اس کے آس پاس کے غریبوں کے گھر جاتے تو معاوضے میں ایک پیسا نہ لیتے تھے۔ اکثر انھیں ٹوٹی پھوٹی جھونپڑیوں میں خدمت کرتے دیکھا گیا۔ یہاں تک کہ ان کے مریض جب تک تندرست نہ ہو جاتے، حکیم صاحب ان کے لیے پرہیزی کھانے کا بھی انتظام کرتے تھے۔ بلا شبہ ان میں انسانی ہمدردی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

ایک دفعہ حکیم صاحب رام پور سے دلّی جا رہے تھے۔ برسات کا زمانہ تھا، بارش شدت سے ہو رہی تھی۔ حکیم صاحب کی ٹرین جس پل سے گزرنے والی تھی، وہ کمزور تھا۔ جوں ہی ٹرین پل پر پہنچی، پل ٹوٹ گیا اور انجن ندی میں گر گیا۔ ڈبے ٹوٹنا شروع ہو گئے۔ خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ ٹھیک حکیم صاحب کے ڈبے پر آ کر ٹرین رُک گئی۔ ندی میں ڈوبنے والوں کی چیخ پکار سے ایک کہرام مچ گیا۔ حکیم صاحب ٹرین سے اُترے اور ننگے پاؤں جا کر قریب کے ایک باغ سے لوگوں کو بلایا اور ڈوبنے والوں کی جان بچانے کی کوشش میں لگ گئے۔ جتنے لوگ نکلتے جاتے، ان کے پیٹ سے پانی نکلواتے رہے۔ اپنے کپڑے ان مصیبت کے ماروں میں بانٹ دیے۔ حکیم صاحب کو بے سروسامانی کی حالت میں پیدل امروہہ اسٹیشن جانا پڑا۔ یہ اس بڑے آدمی کی زندگی کا ایک اہم واقعہ ہے۔ ان کی زندگی ایسے بہت سے کارناموں سے بھری پڑی ہے۔

حکیم صاحب بڑے حوصلہ مند اور باہمت انسان تھے۔ اپنے سامنے موت کو دیکھ کر بھی وہ خوف زدہ نہ ہوتے۔ ایک بار شمالی ہند میں زبردست زلزلہ آیا۔ حکیم صاحب اپنے مطب میں مصروف تھے۔ زلزلے کے پے در پے جھٹکے محسوس ہوتے ہی مریض اور حاضرین اُٹھ کر بھاگنے لگے۔ آدھے منٹ کے بعد جب لوگوں کو ہوش آیا تو انھوں نے دیکھا کہ حکیم صاحب بدستور اپنی جگہ پر بیٹھے ہیں۔ ان کے صبر و ضبط نے بھاگنے والوں کو شرما دیا۔ جلد ہی مطب کا کام اس طرح جاری ہو گیا گویا کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔

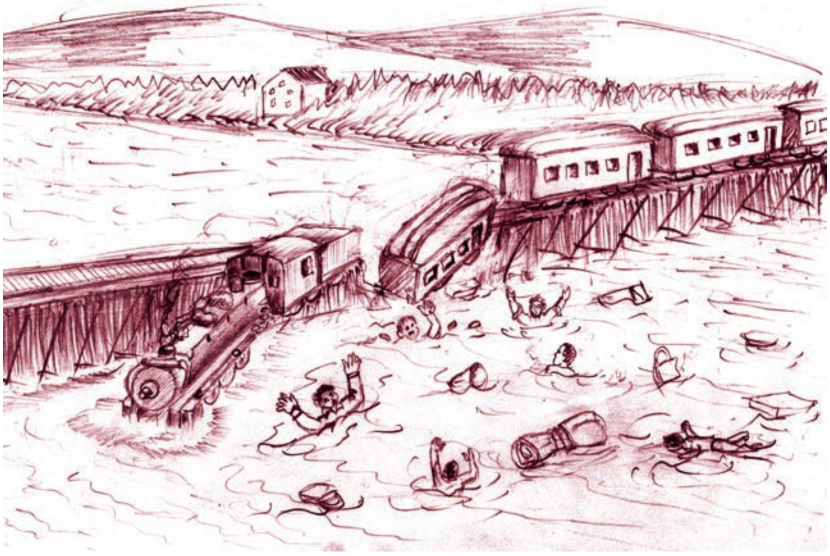

حکیم صاحب کو اپنے وطن سے بے حد محبت تھی۔ انھوں نے ملک کی آزادی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ عدم تعاون کی تحریک میں گاندھی جی کے کندھے سے کندھا ملا کر کام کیا۔ جلد ہی ان کا شمار ملک کے اہم رہنماؤں میں ہونے لگا۔ ان کی قومی خدمات کے سبب

انھیں کانگریس کا صدر بنایا گیا۔ حکیم صاحب کو تعلیم سے بڑا لگاؤ تھا۔ وہ قوم کی ترقی کے لیے تعلیم کو ضروری سمجھتے تھے۔ علی گڑھ میں مولانا محمد علی جوہر، ڈاکٹر مختار احمد انصاری اور حکیم اجمل خاں کی کوششوں سے جامعہ ملّیہ اسلامیہ کے نام سے ایک قومی درس گاہ قائم کی گئی۔ حکیم صاحب اس کے پہلے امیرِ جامعہ منتخب ہوئے۔ وہ آخر دم تک اس عہدے پر فائز رہے۔

حکیم صاحب ہندو مسلم اتحاد کے بڑے حامی تھے۔ وہ جانتے تھے کہ اس اتحاد کے ذریعے ہی انگریزوں سے آزادی حاصل کی جا سکتی ہے۔ ہندو مسلم اتحاد کے لیے وہ جی توڑ محنت کرتے۔ جہاں کہیں ان دونوں فرقوں کے درمیان نا اتفاقی ہوتی، حکیم صاحب وہاں پہنچ کر صلح صفائی کرواتے۔ ملک کی آزادی کے لیے ملک کے تمام لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر جوڑے رکھنے کو انھوں نے اپنا مشن بنا لیا تھا جس میں انھیں خاطر خواہ کامیابی ملی۔

حکیم صاحب ایک دردمند دل کے مالک تھے۔ وہ غریبوں اور ضرورت مندوں کا ہمیشہ خیال رکھتے تھے۔ غریبوں سے کوئی فیس نہ لیتے بلکہ انھیں دوائیں بھی مفت دیتے تھے۔ رمضان میں ان کے دسترخوان پر روزانہ سیکڑوں لوگ کھانا کھاتے تھے۔ کئی بیواؤں اور یتیموں کو ان کے یہاں سے ماہانہ وظیفہ دیا جاتا تھا۔ وہ جو کچھ کماتے اسے اپنے عزیزوں، غریبوں اور قومی کاموں میں خرچ کر دیتے۔ وہ طبّی اور قومی خدمات کی وجہ سے مسیح الملک کے خطاب سے مشہور ہوئے۔

حکیم صاحب ۲۹ر دسمبر ۱۹۲۷ء کو چونسٹھ برس کی عمر میں اس جہانِ فانی سے کوچ کر گئے۔ ان کی قومی اور ملّی خدمات رہتی دنیا تک ان کے نام کو زندہ رکھیں گی۔

معانی و اشارات

باکمال	کمال والا	Skillful, expert
عالم	حالت	Condition
اکھاڑا	ورزش کا میدان، جم خانہ	Gym
یونانی علاج	علاج کا ایک طریقہ	Unani treatment
وقف کرنا	فلاحی کام کے لیے دے دینا	Grant for charity
بے سروسامانی	کچھ سامان/چیز پاس نہ ہونا، خالی ہاتھ ہونا	To be without means
پے در پے	مسلسل	Continuous
عدم تعاون کی تحریک	مدد نہ کرنے کی تحریک	Non-cooperation movement
امیرِ جامعہ	وائس چانسلر	Vice chancellor
نا اتفاقی	عداوت، دشمنی	Enmity
دردمند	ہمدرد	Sympathetic
مسیح الملک	ملک کا مسیحا	Messiah of the nation
خطاب	حکومت یا عوام کی طرف سے دیا ہوا نام	Title
جہانِ فانی	ختم ہونے والی دنیا	World, transitory, mortal
حوصلہ مند	بہادر	Courageous
مطب	دواخانہ	Dispensary, clinic

❂ 'جان پہچان' کی مدد سے ذیل کا شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

Complete the web with the help of 'jaan pehchaan'.

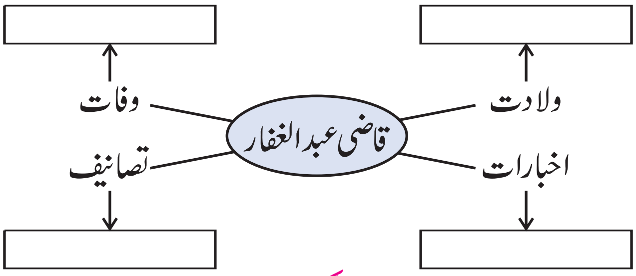

❂ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

Answer in one sentence.

۱۔ طبیہ مدرسہ کس نے جاری کیا؟
۲۔ طبیہ کالج میں کون سی تعلیم دی جاتی تھی؟
۳۔ طبیہ کالج کی ترقی کے لیے حکیم صاحب نے کیا کیا؟
۴۔ حکیم صاحب کے دہلی سے باہر جانے کی فیس کتنی تھی؟
۵۔ حکیم اجمل خاں نے کس تحریک میں عملی حصہ لیا تھا؟
۶۔ حکیم اجمل خاں قوم کی ترقی کے لیے کس بات کو ضروری سمجھتے تھے؟
۷۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کن لوگوں کی کوششوں سے قائم ہوئی؟
۸۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے پہلے امیر جامعہ کا نام لکھیے۔
۹۔ حکیم اجمل خاں اپنی قومی اور طبّی خدمات کے لیے کس نام سے مشہور ہوئے؟

❂ مختصر جواب لکھیے۔ Answer in short.

۱۔ کن واقعات سے پتا چلتا ہے کہ حکیم اجمل خاں میں انسانی ہمدردی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا؟
۲۔ حکیم اجمل خاں نے ریل حادثے کے متاثرین کی مدد کس طرح کی؟
۳۔ کس واقعے سے پتا چلتا ہے کہ حکیم صاحب بڑے حوصلہ منداور باہمت انسان تھے؟
۴۔ حکیم اجمل خاں نے ہندو مسلم اتحاد کے لیے کیا کوششیں کیں؟
۵۔ حکیم صاحب کی قومی اور طبّی خدمات پر روشنی ڈالیے۔

کوشش کرکے دیکھیے۔ Try it

❂ حکیم اجمل خاں سے متعلق کچھ الفاظ دیے ہوئے ہیں۔ ان کے سامنے سبق سے مکمل جملہ تلاش کرکے لکھیے۔

Some words are listed below referring to Hakeem Ajmal Khan. Write complete sentences pertaining to those words from the lesson.

رہنما، ذہانت، شوق، کتب بینی، زندگی، جشن، مشہور

❂ ذیل میں چند الفاظ دیے ہوئے ہیں۔ ان کے اُردو یا انگریزی مترادفات لکھیے۔

Write the Urdu/English translation.

امیر جامعہ، مشن، یونانی علاج، فیس، مطب، اکھاڑا، کالج، ٹرین

زورِ قلم Power of writing

❂ 'زلزلے کی تباہ کاریاں' اس عنوان پر مضمون لکھیے۔

Write an essay on 'Disasters of earthquake'

بول چال Conversation

❂ درج ذیل محاوروں / لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

Make sentences using the following idioms and phrases.

۱۔ ہوش نہ رہنا ۲۔ وقف کر دینا
۳۔ کوٹ کوٹ کر بھرا ہونا ۴۔ کہرام مچنا
۵۔ جی توڑ محنت کرنا

زورِ بیان Explanation

❂ آپ کے سامنے پیش آنے والے کسی حادثے کی روداد بیان کیجیے۔

Write a report regarding an accident that occured in your presence.

لغت کا استعمال Exploring dictionary

❂ 'ملک' اس لفظ پر زیر، زبر، پیش لگا کر نئے الفاظ بنائیے اور ان کے معنی لغت سے تلاش کرکے انھیں اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

NB2BGH

آئیے زبان سیکھیں (Learning Language)

اسمِ جمع

درج ذیل جملوں کو پڑھ کر خط کشیدہ لفظوں پر غور کیجیے۔

۱۔ انھوں نے مدرسے کی ترقی کے لیے بڑی محنت کی۔
۲۔ وہ قوم کی ترقی کے لیے تعلیم کو ضروری سمجھتے تھے۔

پہلے جملے میں لفظ 'مدرسے' اور دوسرے جملے میں 'قوم' کے معنی پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان لفظوں سے کوئی ایک شخص مراد نہیں بلکہ 'مدرسہ' ایسا لفظ ہے جس میں کئی لوگوں (بچوں، استادوں وغیرہ) کو شامل سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح 'قوم' کے معنی میں بھی بے شمار لوگ شامل ہیں۔ یہ الفاظ اسم ہیں اور ایک سے زیادہ افراد کے لیے بولے جاتے ہیں اس لیے ایسے اسم کو **اسمِ جمع (Collective noun)** کہا جاتا ہے۔ دوسری مثالیں: فوج، جماعت، کارواں وغیرہ۔

پڑھے گئے اسباق سے اسم جمع کی چند مثالیں تلاش کرکے لکھیے۔

اسمِ کیفیت

ذیل کے جملوں کو پڑھ کر خط کشیدہ لفظوں پر غور کیجیے۔

۱۔ اپنے پیشے میں مہارت کی وجہ سے وہ پورے ہندوستان میں پہچانے جاتے تھے۔
۲۔ انھیں ورزش کا بھی شوق تھا۔
۳۔ مدرسے کی ذمے داری حکیم اجمل خاں پر آئی۔

ان مثالوں میں الفاظ 'مہارت، شوق، ذمے داری' کے معنی آپ جانتے ہیں۔ یہ اسم ہیں مگر 'کتاب، گھر، ندی' جیسے اسموں کی طرح ہم انھیں دیکھ نہیں سکتے۔ ان کے بارے میں صرف سوچ سکتے ہیں۔ ایسے اسموں کو **اسمِ کیفیت (Qualitative noun)** کہا جاتا ہے۔

ذیل کے جملوں میں اسم کیفیت تلاش کرکے لکھیے۔

۱۔ انھوں نے مدرسے کی ترقی کے لیے بڑی محنت اور جدوجہد کی۔
۲۔ ان میں ہمدردی کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔
۳۔ ان کے صبر و ضبط نے بھاگنے والوں کو شرما دیا۔

٦ کام اور زندگی

فیضؔ لدھیانوی

پہلی بات : مشہور ہے کہ انسان نام سے نہیں، کام سے بڑا بنتا ہے یعنی آدمی کی قدر اس کے کام سے ہوتی ہے، اس کی خوب صورتی سے نہیں۔ یہ سچ ہے کہ ایسے لوگوں کو سب پسند کرتے ہیں جو سب کے کام آتے ہیں۔ نہ صرف انسان بلکہ دیگر جاندار بھی کسی نہ کسی کام میں مصروف نظر آتے ہیں۔ بے جان چیزیں بھی ہمیں کسی نہ کسی طرح فائدہ پہنچاتی ہیں۔ زندگی بھر انسان مختلف کاموں میں مصروف رہتا ہے۔ گویا زندگی ہے تو کام انسان کے ساتھ لگے ہیں۔ ذیل کی نظم میں اسی خیال کو خوب صورت انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

جان پہچان : خواجہ فیض محمد فیضؔ لدھیانوی ۱۹۱۱ء میں لدھیانہ میں پیدا ہوئے۔ وہ ایک خوش کلام شاعر تھے۔ انھوں نے بچوں کے لیے بہت سی نصیحت آمیز نظمیں لکھی ہیں جن میں دینی، اخلاقی اور تعمیری پہلو نمایاں ہیں۔ ان کی نظموں کی زبان سادہ اور عام فہم اور ان کا انداز دلکش ہے۔ بچوں کی نظموں پر ان کے تین مجموعے 'بچوں کی بہار، دس نظمیں' اور 'قیمتی باتیں' شائع ہوئے ہیں۔ ذیل کی نظم 'بچوں کی بہار' سے لی گئی ہے۔ ۱۹۹۵ء میں ان کا انتقال ہوا۔

برکتیں ہیں آج گھر گھر کام سے
چل پڑا دنیا کا چکر کام سے

جن کو اپنے فرض کا احساس ہے
دِل لگاتے ہیں وہ اکثر کام سے

کامیابی اُن کی قسمت میں کہاں
بھاگ جاتے ہیں جو ڈر کر کام سے

کھیت ہو ، اسکول ہو یا فیکٹری
سب کی رونق ہے سراسر کام سے

کاہلی تو جان لیوا روگ ہے
زندگی ہوتی ہے بہتر کام سے

زندہ رہنے کا سلیقہ ہے یہی
منہ نہ موڑے کوئی دم بھر کام سے

بیٹھ کر باتیں بنانا سہل ہے
اصل میں کُھلتے ہیں جوہر کام سے

قدر کرتا ہے زمانہ کام کی
نام پاتے ہیں ہنرور کام سے

دو گھڑی آرام کرنا چاہیے
جب فراغت ہو میسر کام سے

معانی واشارات

لفظ	معنی	English
دل لگانا	محبت کرنا	Adore
رونق	چہل پہل، چمک دمک	Elegance
سراسر	پوری طرح	Wholly
کاہلی	سستی	Laziness
جان لیوا	جان لینے والا	Deadly
روگ	بیماری	Disease
دَم بھر	تھوڑی دیر کے لیے	For a while
جوہر	خوبی	Talent
ہنروَر	ہنرمند	Skilful
فراغت	فرصت	Leasure
میسر	حاصل	Availability

مشق

- ایک جملے میں جواب لکھیے۔

Answer in one sentence.

۱۔ گھر گھر برکتیں کس کی وجہ سے ہیں؟

۲۔ کام سے کون لوگ دل لگاتے ہیں؟

۳۔ کام سے ڈر کر بھاگ جانے والوں کا انجام کیا ہوتا ہے؟

۴۔ شاعر نے کاہلی کو کیا کہا ہے؟

۵۔ زمانہ کن لوگوں کی قدر کرتا ہے؟

۶۔ شاعر کے مطابق کس وقت آرام کرنا چاہیے؟

- مختصر جواب لکھیے۔ **Answer in short.**

۱۔ کام کرنے کے کون کون سے فائدے ہیں؟

۲۔ کاہلی کس طرح جان لیوا روگ بن جاتی ہے؟

زورِ قلم Power of writing

- شعر کی روشنی میں کام اور ہنر کے بارے میں لکھیے۔

Write about work and skill with view on the following couplet.

قدر کرتا ہے زمانہ کام کی
نام پاتے ہیں ہنرور کام سے

- 'محنت کی عظمت' اس عنوان پر مضمون لکھیے۔

Write an essay on 'محنت کی عظمت'

- 'کاہلی تو جان لیوا روگ ہے۔' اس مصرع کی روشنی میں ایک تمثیلی کہانی لکھیے۔

Write a story elaborating the mentioned line.

- 'اصل میں کھلتے ہیں جوہر کام سے۔' اس مصرع پر اپنی رائے چار سے چھے جملوں میں لکھیے۔

Write your opinion about the mentioned line in four to six sentences.

نظم خوانی Recital of poem

- اس نظم کو اپنی جماعت میں ترنم سے سنائیے۔

Recite this poem in the classroom.

سرگرمی/منصوبہ :(Activity/Project)

- انٹرنیٹ کی مدد سے اپنی پسندیدہ نظمیں تلاش کر کے پڑھیے اور اپنی بیاض میں نقل کیجیے۔

NBB7I5

۷ عید کا تحفہ

اِدارہ

پہلی بات : مختلف تہواروں اور خاص خاص تقریبات کے موقع پر لوگ آپس میں تحفے پیش کرتے ہیں۔تحفوں کا یہ لین دین آپس میں محبت کو بڑھاتا ہے۔ دوستوں کے علاوہ اپنے گھر اور خاندان کے لوگوں کو ہم خوش رکھنا چاہتے ہیں۔ اس موقع پر تحفے ہمارے کام آتے ہیں۔ ہم اپنے دوستوں اور رشتے داروں کے دکھ درد اور خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں لیکن انسانیت کا تقاضا یہ ہے کہ ہمارے آس پاس موجود دیگر لوگوں کو بھی ہم راحت پہنچانے کی کوشش کریں۔ ذیل کی کہانی میں اسی کارِ خیر کی ترغیب دی گئی ہے۔

اسلم ، جاوید اور نجمہ بھائی بہن تھے۔ اسلم کی عمر چودہ سال ، جاوید کی گیارہ اور نجمہ کی عمر سات سال تھی۔ نجمہ تھی تو سب سے چھوٹی مگر اپنے کو سب سے بڑا سمجھتی تھی اور بھائیوں پر رعب جمانا چاہتی تھی۔

ان بچوں کے والد فوج میں ملازم تھے اور اکثر گھر سے باہر ہی رہتے تھے۔ گھر میں ماں کا راج تھا۔ وہ سب کی دیکھ بھال کرتیں اور بڑے سلیقے سے گھر کو چلاتیں۔ اسلم گھر میں سب سے بڑا لڑکا ہونے کی حیثیت سے چھوٹے بھائی بہنوں پر حکم چلانے کی کوشش کرتا لیکن وہ مغرور قطعاً نہیں تھا۔ اسلم اور نجمہ میں اکثر ٹھن جاتی تو جاوید جدھر کا پلڑا بھاری دیکھتا، اُدھر ہی جھک جاتا۔ جاوید میاں جس کی حمایت کرتے وہ خوش ہوتا اور جس کی مخالفت کرتے، وہ اُن کو تھالی کا بینگن کہتا۔

نجمہ کی گڑیوں سے دونوں بھائیوں کو جیسے خدا واسطے کا بیر تھا۔ نجمہ اپنی گڑیوں کو سنبھالتی اور وہ دونوں اس کا کھیل خراب کرتے رہتے۔ کبھی گڈے کی مونچھ اُکھڑ جاتی تو کبھی گڑیا کی چوٹی کٹ جاتی۔ نجمہ مذاق سے محظوظ ہونے کی بجائے چڑ جاتی۔ لال پیلی ہوکر پیر پٹکتی لیکن وہ جتنا غصہ کرتی ، اسلم اور جاوید اتنا ہی اس کو ستاتے۔ انسان کی فطرت ہے کہ اگر کوئی چڑتا ہے تو دوسرے اسے اور چڑاتے ہیں۔ اچھی بات تو یہ ہے کہ دوسرے مذاق کریں تو اس میں دل کھول کر حصہ لیا جائے کیوں کہ خوش مزاجی زندگی کے بوجھ کو ہلکا کیے رکھتی ہے۔

نجمہ اپنے بھائیوں کے مذاق کو ناپسند کرتی تھی۔ جاڑوں کی دھوپ میں صحن میں بیٹھے ایک دن نجمہ بولی، ”ہم تو ڈاکٹر بنیں گے۔“

”ہاں ، ہاں ضرور، تم ڈاکٹر ضرور بننا۔“ اسلم بول اُٹھا۔” جن مریضوں کو شفا پانے کی اُمید ہوگی ، وہ بھی تمھارے ہاتھوں مر جائیں گے۔“

”ایسے ڈاکٹر زیادہ ہوجائیں تو ملک کی آبادی کافی کم ہوجائے۔“ جاوید نے بھی طنز کیا۔

نجمہ روہانسی ہوگئی لیکن رو پڑنے میں بھی وہ اپنی ہار سمجھتی تھی۔ وہ پیر پٹختی ہوئی گھر میں چلی گئی۔ امّاں ہنس دیں

کیوں کہ وہ اپنے بچوں کی عادتوں کو اچھی طرح سمجھتی تھیں۔

نجمہ اپنے بھائیوں کے اس مذاق کو بھولی نہیں تھی اسی لیے کئی دن بعد جب اسلم نے کہا کہ میں بڑا ہو کر استاد بننے کی خواہش رکھتا ہوں تو نجمہ نے کہا، "واہ بھائی جان واہ! یہ منہ اور مسور کی دال۔ شکل دیکھی ہے آپ نے آئینے میں؟ اگر آپ ایسے استاد ہو جائیں تو ملک کے سبھی طالب علم بدھو بن جائیں۔"

یہ کہہ کر نجمہ نے سوچا کہ اس نے اپنی چند دن پہلے کی توہین کا بدلہ لے لیا۔ لیکن اسلم تو نجمہ کی اس بات پر قطعاً نہیں چڑا تھا۔ اس نے بڑے آرام سے کہا، "کچھ بھی ہو، میں تم جیسی لڑکیوں کو سیدھا کرنا جانتا ہوں۔"

نجمہ پھر چوٹ کھا گئی۔ چھوٹے چھوٹے جھگڑوں اور لمبی لمبی بحثوں میں جاڑوں کے چھوٹے دن اور لمبی راتیں گزرتی رہیں۔ وقت پَر لگا کر اُڑتا رہا۔ کچھ عرصے بعد روزے کی برکتوں کا مہینہ رمضان آ گیا۔ ابا جان کا خط ملا کہ وہ عید سے دو دن پہلے پندرہ دن کے لیے گھر پہنچ رہے ہیں۔

خبر سب کے لیے خوشی کا باعث تھی لیکن نجمہ سب سے زیادہ خوش تھی۔ سب نے گھر کی صفائی اور آرائش میں امّاں کی مدد کی۔ اماں کی تیاریوں کو دیکھ کر نجمہ کے دل میں ایک خیال اُبھرا اور اس نے اپنے بھائیوں سے کہا، "کیوں نہ ہم ابا جان کو عید پر کوئی تحفہ دیں؟"

"خیال تو اچھا ہے۔" دونوں نے نجمہ کی تائید کی لیکن کیا تحفہ دیا جائے، یہ طے کرنا مشکل تھا۔ اچھی خاصی بحث کے بعد یہ طے ہوا کہ تینوں اپنے اپنے جیب خرچ کے روپیوں سے ابّا جان کی گھڑی کے لیے ایک زنجیر خریدیں گے۔ اسلم میاں بازار سے پوچھ کر آئے تو معلوم ہوا کہ ایک اچھی زنجیر کی قیمت دو سو روپے ہے۔ دو سو روپے کا انتظام کر لیا گیا اور ابا جان کے آنے پر زنجیر خریدنے کا فیصلہ ہو گیا۔

"اماں جان کو بھی یہ بات نہیں بتانی ہے۔" نجمہ نے کہا اور دونوں بھائیوں نے بھی یہ بات مان لی۔ شاید زندگی میں پہلی بار نجمہ کی یہ بات چون و چرا کے بغیر مانی گئی تھی۔

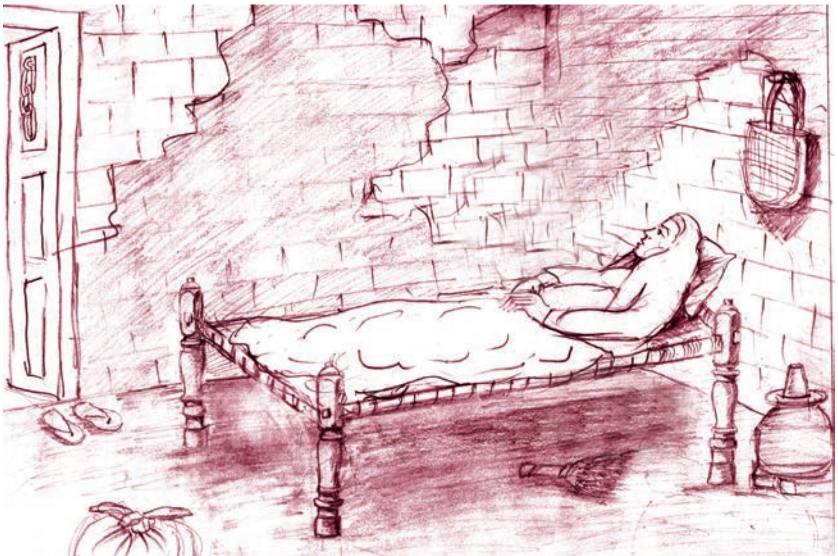

اسلم کے پاس دو سو روپے تھے اور وہ سوچ رہا تھا کہ کل ابا جان آ جائیں گے تو میں زنجیر لے آؤں گا۔ وہ یہ سوچ ہی رہا تھا کہ اس کی ماں نے کہا، "اسلم آؤ، ذرا میرے ساتھ چلو۔" اسلم ماں کے ساتھ ہو لیا۔

دونوں پڑوس کے ایک گھر میں داخل ہوئے۔ یہ ایک ٹوٹا ہوا مکان تھا۔

اس کی دیواروں پر سفیدی نہ تھی اور اس میں ہوا اور روشنی کا کوئی گزر نہ تھا۔ اسلم سوچنے لگا، ”اس گھر میں لوگ کیسے رہتے ہوں گے؟“ دالان پار کر کے جب وہ اندر داخل ہوئے تو اس نے دیکھا کہ ایک عورت پرانی رضائی اوڑھے ایک چارپائی پر لیٹی ہے۔ وہ بیمار تھی۔ پرانے اور پھٹے کپڑوں میں دو بچے زمین پر بیٹھے تھے۔ اسلم کو بڑی گھٹن محسوس ہوئی۔ اس نے چاہا کہ یہاں سے بھاگ جاؤں لیکن اس کی امی بڑے اطمینان سے مریضہ کی چارپائی پر بیٹھ گئیں اور اس سے باتیں کرنے لگیں۔ اسلم وہیں نزدیک کھڑا ہو گیا۔ کچھ دیر بعد اماں نے ان سے رخصت لی اور اسلم کے ساتھ گھر سے باہر آئیں۔ اسلم نے اطمینان کا سانس لیا۔

”کتنا عجیب گھر ہے، اماں! یہ لوگ کسی اچھے گھر میں کیوں نہیں رہتے؟“ اسلم نے پوچھا۔

”بیٹا، یہ لوگ بہت غریب ہیں۔“ ماں نے کہا۔

”تو کیا ان کے ابا کوئی کام نہیں کرتے؟“

”اگر ان کے ابا ہوتے تو یہ لوگ اس حال کو کیوں پہنچتے؟ کئی برس پہلے ان کا انتقال ہو گیا ہے۔“

اسلم کے خیالات کا دھارا دوسری سمت مُڑ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا، ہمارے ابا جان ہیں۔ ہر مہینہ ہمارے لیے روپیا بھیج دیتے ہیں۔ ان بچوں کے ابا مر چکے ہیں۔ ان کے پاس پیسا کہاں سے آتا ہوگا؟ وہ کیا کھاتے ہوں گے؟ کیسے گزر کرتے ہوں گے؟ پرسوں عید ہے اور ان کے پاس کپڑے بھی نہیں۔ اس طرح کے بہت سے سوالات اس کے دماغ میں رقص کرنے لگے۔

ابا جان آ گئے۔ گھر میں عید سے پہلے ہی عید آ گئی۔ سب خوش تھے۔ شام کا کھانا بہت شاندار تھا۔ لیکن اسلم کھانا کھاتے ہوئے اُس خستہ حال گھر کے مکینوں کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ گندے پھٹے کپڑے پہنے دو بچے اس کی نظروں میں گھوم رہے تھے۔

”انھوں نے ایسا کھانا کبھی نہ کھایا ہوگا۔“ اسلم سوچ رہا تھا۔ اگلی صبح گھڑی کی زنجیر لانے کا وقت آ گیا۔ اسلم نے جیب میں روپیا ڈالا اور بازار کی طرف چل پڑا۔ اس نے جاوید کو بھی ساتھ نہیں لیا تھا۔ اسلم کے دماغ میں تو نہ جانے کیا خیال سما چکا تھا۔

وہ گھڑی کی دکان پر جانے کی بجائے کپڑوں کی دکان میں چلا گیا۔ اس نے دونوں بچوں کے لیے ایک ایک جوڑی نئے کپڑے خریدے اور باقی روپے کپڑوں کے اسی پیکٹ میں باندھ کر پڑوس میں پہنچا دیے۔

اسلم خالی ہاتھ گھر لوٹ آیا۔ جاوید اور نجمہ پہلے تو خفا ہوئے مگر اصل بات معلوم ہونے پر خاموش ہو گئے۔ کسی طرح یہ بات ابا جان کو بھی معلوم ہو گئی۔ ان کی آنکھوں میں خوشی کے آنسو چھلک آئے۔ انھوں نے تینوں کو گلے لگاتے ہوئے کہا، ”میرے لیے عید کا بہترین تحفہ یہی ہے کہ تمھارے دل میں غریبوں کے لیے ہمدردی پیدا ہو گئی ہے۔“

معانی واشارات

رُعب	دبدبہ، شان وشوکت	Splendour, pomp
مغرور	گھمنڈی، متکبر	Proud
حمایت	طرف داری	Support
تھالی کا بیگن ہونا	غیر مستقل مزاج ہونا	To be opportunist
خدا واسطے کا بیر	بہت دشمنی	Severeenmity
محظوظ ہونا	خوش ہونا، لطف اُٹھانا	To be pleased, to enjoy
لال پیلا ہونا	غضبناک ہونا، غصّے میں بھرا ہونا	To be angry
پیر پٹکنا	غصّے میں آنا	To be angry
خوش مزاجی	مزاج کا اچھا ہونا	Good temperament
شفا	صحت، تندرستی	Cure
روہانسا ہونا	آنکھوں میں آنسو بھر آنا	About to cry
یہ منہ اور مسور کی دال	تم اس لائق نہیں، تم اس کے لائق نہیں	You are unfit for it
آرائش	سجاوٹ	Decoration
چون و چرا کرنا	حیلہ بہانہ کرنا، بحث وتکرار کرنا	To find excuses
رقص کرنا	ناچنا	To dance
خستہ حال	غریب، مفلس	Miserable

مشق

ایک جملے میں جواب لکھیے۔
Answer in one sentence.

۱۔ بچوں کے والد کہاں ملازم تھے؟

۲۔ بچوں کی ماں کیا کرتی تھیں؟

۳۔ نجمہ کس بات کو ناپسند کرتی تھی؟

۴۔ اسلم بڑا ہو کر کیا بننا چاہتا تھا؟

۵۔ بچوں نے اپنے والد کو کیا تحفہ دینا طے کیا؟

۶۔ اسلم نے گھڑی کی بجائے کیا خریدا؟

۷۔ بچوں کے ابا نے کس چیز کو عید کا بہترین تحفہ کہا؟

مختصر جواب لکھیے۔
Answer in short.

۱۔ اسلم اور جاوید نجمہ کو کس طرح ستاتے تھے؟

۲۔ نجمہ کے ڈاکٹر بننے کے خیال پر اسلم اور جاوید نے کیا طنز کیا؟

۳۔ نجمہ نے اسلم سے اپنی توہین کا بدلہ کس طرح لیا؟

۴۔ پڑوسی کے مکان میں اسلم کو گھٹن کیوں محسوس ہو رہی تھی؟

ذرا غور کیجیے۔ Think carefully

وجہ لکھیے۔
Give reasons.

۱۔ بچوں کے والد اکثر گھر سے باہر ہی رہتے تھے۔

۲۔ جاوید میاں جس کی مخالفت کرتے، وہ ان کو تھالی کا بیگن کہتا۔

۳۔ عورت پرانی رضائی اوڑھے ایک چارپائی پر لیٹی ہے۔

۴۔ پرانے اور پھٹے کپڑوں میں دو بچے زمین پر بیٹھے تھے۔

۵۔ گھر میں عید سے پہلے ہی عید آ گئی۔

ہمیں یہ کرنا چاہیے۔ This should be done

ساتھیوں اور پڑوسیوں کا خیال رکھیں۔ ہو سکے تو...

۱۔ انھیں اپنی خوشیوں میں شامل کریں۔

۲۔ ضرورت مند ہوں تو خاموشی سے مدد کریں۔

۳۔ اسکول وقفے میں اپنے ساتھ کھانے میں شامل کریں۔

۴۔ پڑھائی میں کمزور ہو تو اس کی رہنمائی کریں۔

بول چال Conversation

مناسب مفہوم کے اعتبار سے محاوروں کو جملوں سے جوڑیے۔

Match the idioms with their respective sentences.

محاورے	جملے
تھالی کا بیگن ہونا	کمرۂ جماعت میں بچوں کی شرارت کو دیکھ کر مدرّس بہت غضبناک ہوگئے۔
خدا واسطے کا بیر ہونا	یتیم بچے کو تسلی دیتے وقت اس کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔
لال پیلا ہونا	احمد اکثر دعوت کی لالچ میں گروپ بدلتا رہتا ہے۔
روہانسا ہونا	سانپ اور نیولے میں بہت پرانی دشمنی ہے۔

تلاش و جستجو Search

الفاظ کے واحد یا جمع لکھیے۔

Write singular / plural of the following:

	عادت	تحفہ			استاد
افواج			خیالات	سوالات	

مذکر یا مؤنث لکھیے۔

Write the feminine/masculine of the following.

باپ	بہن	گڑیا	استاد	لڑکی	ابّا

اضافی مطالعہ

علم کی روشنی سے ہوجاتی ہیں تاریکیاں دور!

سائنس داں ڈاکٹر نذیر احمد

ہمیں موجودہ دور میں ایسی کئی شخصیتیں نظر آتی ہیں جنھوں نے علم کے حصول کے لیے بچپن سے ہی ہر طرح کی قربانی دی اور علم و سائنس کے میدانوں میں دنیا بھر میں نام کمایا۔ ٹمکور (کرناٹک) میں پیدا ہونے والے مشہور خلائی سائنس داں ڈاکٹر نذیر احمد کو بچپن ہی سے پڑھنے لکھنے کا بے حد شوق تھا۔ وہ صبح سویرے بہت جلد اُٹھ جاتے اور لالٹین کی روشنی میں ایک چھوٹی سی کوٹھری میں پڑھا کرتے۔ وہ صرف پانچ یا چھے گھنٹے سویا کرتے تھے۔ دن بھر کا پروگرام بنایا کرتے۔ یہاں تک کہ گھر سے اسکول یا کالج جاتے ہوئے بھی اسباق یاد کرتے۔ وہ زندگی بھر تمام امتحانات میں کرناٹک بھر میں فرسٹ رینک حاصل کرتے رہے۔ امریکہ گئے تو انھیں وہاں بھی دنیا کی بہترین یونیورسٹیوں میں داخلہ ملا۔ انھوں نے خلائی میدان میں نئی نئی ایجادات کیں اور اب تک امریکہ میں ان کے نام پر بارہ پیٹنٹ رجسٹرڈ ہیں۔ علم کے اعلیٰ میدانوں کو طے کرنے کے بعد انھوں نے اپنے وطن کا خیال بھی رکھا۔ ہزاروں طلبہ کی ہمت افزائی کرتے ہوئے انھیں مالی امداد کے ذریعے آگے بڑھنے میں مدد دی۔ وہ ۱۹۷۸ء میں بنگلورو کی قانون ساز مجلس کے رکن منتخب ہوئے اور ۱۹۹۲ء میں امریکی کانگریس کے لیے اُمیدوار بنے۔ عالمی شہرت یافتہ رسالوں میں ان کے

سائنسی مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ اسلامی تاریخ کے موضوع پر انھوں نے نو ہزار صفحات پر مشتمل 'انسائیکلوپیڈیا آف اسلامک ہسٹری' ترتیب دیا ہے۔ ناسا کے Hubble اسپیس ٹیلی اسکوپ کے وہ چیف انجینئر تھے اور زحل، اپولو اور چاند کے لیے کی جانے والی خلائی مہمات میں وہ سائنس داں کی حیثیت سے شریک رہے۔ امریکی راکٹ لانچنگ ٹکنالوجی میں بھی ان کا اہم حصہ ہے۔

سرگرمی (Activity):

- درج بالا اقتباس پڑھ کر اپنے طور پر پانچ سوالات بنائیے۔

آیئے زبان سیکھیں (Learning Language)

واوین

ذیل کے جملے آپ پڑھ چکے ہیں۔ ان پر توجہ دے کر پھر پڑھیے۔

نجمہ نے اپنے بھائیوں سے کہا، ''کیوں نہ ہم ابا جان کو عید پر کوئی تحفہ دیں۔''

''خیال تو اچھا ہے،'' بھائیوں نے نجمہ کی تائید کی۔

ان جملوں سے صاف پتا چلتا ہے کہ نجمہ نے اپنے بھائیوں سے کیا کہا اور اس کے بھائیوں نے کیا جواب دیا۔ جب کسی کی کہی ہوئی بات اس کے لفظوں میں لکھی جائے تو پوری بات کے شروع اور آخر میں یہ نشان ''......'' لگاتے ہیں۔ ان نشانات کو **واوین (Inverted commas)** کہتے ہیں۔ کبھی کبھی کسی کی سوچی بات کو بھی واوین میں لکھا جاتا ہے۔ مثلاً سبق کا یہ جملہ ''انھوں نے ایسا کھانا کبھی نہ کھایا ہوگا،'' اسلم سوچ رہا تھا۔

سبق سے واوین میں لکھے ہوئے چار جملے تلاش کر کے لکھیے۔

فاعل، مفعول، فعل

ذیل کے جملوں کو غور سے پڑھیے۔

۱۔ بچوں نے کپڑے خریدے۔

۲۔ نجمہ گڑیا کو اُٹھا لائی۔

آپ جانتے ہیں کہ ان جملوں کو تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

بچوں نے	کپڑے	خریدے
نجمہ	گڑیا کو	اُٹھا لائی
فاعل	مفعول	فعل

ان جملوں کے فاعل ہمیں معلوم ہیں۔ ایسے جملے جن کے فاعل معلوم ہوں ان کا فعل **فعل معروف (Transitive verb)** کہلاتا ہے۔

کپڑے خریدے گئے۔ گڑیا کو اُٹھایا گیا۔

ان جملوں میں 'خریدے گئے' اور 'اُٹھایا گیا' 'فعل' اور لفظ 'کپڑے' اور 'گڑیا' جو اصل میں مفعول ہیں، ان جملوں میں فاعل کی جگہ آئے ہیں۔ یعنی یہاں فاعل معلوم نہیں ہے۔

جملے میں ایسا فعل جس کا فاعل معلوم نہ ہو، **فعل مجہول (Intransitive verb)** کہلاتا ہے۔

ذیل کے جملوں کے فعل کو فعل مجہول کی صورت میں لکھیے۔

۱۔ امی نے بچوں کو ڈانٹا۔

۲۔ اسلم نے سو روپے خرچ کیے۔

NBK3JS

٨ ہمارا وطن

اختر شیرانی

پہلی بات : ہمارا ملک خوب صورت قدرتی مناظر اور تاریخی عمارتوں کے لیے مشہور ہے جنھیں دیکھنے کے لیے سیاح دور دور سے آتے ہیں۔ ان فطری مناظر پر کئی شعرا نے گیت اور نظمیں لکھی ہیں۔ وطن سے محبت انسان کی فطرت ہے۔ ذیل کی نظم میں شاعر نے اپنے وطن سے محبت اور یہاں کے مناظر کا بڑے ہی دل نشیں انداز میں ذکر کیا ہے۔

جان پہچان : اختر شیرانی کا نام محمد داؤد خان تھا۔ وہ ۴رمئی ۱۹۰۵ء کو ٹونک (راجستھان) میں پیدا ہوئے۔ انھیں بچپن ہی سے شاعری کا شوق تھا اسی لیے انھوں نے اسے اپنا مستقل مشغلہ بنا لیا تھا۔ وہ شاعری میں خوب صورت پیکر تراشنے کا ہنر جانتے تھے۔ انھوں نے ’ہمایوں، سہیلی، انقلاب، خیالستان‘ اور ’رومان‘ وغیرہ رسالوں کی ادارت بھی کی۔ ۹رستمبر ۱۹۴۸ء کو ان کا انتقال ہوا۔

ہمیں کیوں نہ ہو دل سے پیارا وطن
ہے جنت کا ٹکڑا ہمارا وطن
سہانا ہے ، سندر ہے سارا وطن
ہمارا وطن ، پیارا پیارا وطن !

ہیں دریا رواں گیت گاتے ہوئے
وطن کی کہانی سناتے ہوئے
کہانی ہے سارے کا سارا وطن
ہمارا وطن ، پیارا پیارا وطن !

ہمالہ زمانے میں مشہور ہے
جو اونچا ہے دنیا سے اور دور ہے
ہے مغرور اس پر ہمارا وطن
ہمارا وطن ، پیارا پیارا وطن !

یہ سرسبز جنگل لہکتے ہوئے
یہ باغوں کے منظر مہکتے ہوئے

لہکتا ، مہکتا ہمارا وطن
ہمارا وطن ، پیارا پیارا وطن !

بہاریں ہیں باغوں پہ چھائی ہوئی
گھٹائیں ہیں کیا رنگ لائی ہوئی

ہے جنت کا گویا نظارا وطن
ہمارا وطن ، پیارا پیارا وطن !

کسی سے نہیں اتنی اُلفت ہمیں
ہے جتنی وطن سے محبت ہمیں

ہمیں جان و دل سے ہے پیارا وطن
ہمارا وطن ، پیارا پیارا وطن !

خلاصہ : ہمیں اپنے وطن سے محبت ہے۔ شاعر کی نظر میں یہ جنت کا ٹکڑا ہے۔ ہمارے وطن کے دریا گیت گاتے چلتے ہیں۔ ہمارے وطن کی ایک قدیم تاریخ ہے۔ ہمارا ہمالیہ زمانے بھر میں مشہور ہے۔ یہ دنیا میں سب سے اونچا پہاڑی سلسلہ ہے۔ ہمیں ہمالیہ پر فخر ہے۔ یہاں جنگل لہلہاتے ہیں، باغ پھولوں کی خوشبو سے مہکتے ہیں۔ وطن کے باغوں میں گھٹاؤں کی وجہ سے بہاریں چھائی ہوئی ہیں۔ چاروں طرف خوشی کا ماحول ہے۔ دنیا میں جس چیز سے ہمیں سب سے زیادہ محبت ہے، وہ ہمارا وطن ہے۔ یہ ہمیں اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہے۔

معانی و اشارات

سندر – خوب صورت Beautiful

لہکتے ہوئے – لہراتے/جھومتے ہوئے Swaying

مشق

❂ 'جان پہچان' کی مدد سے ذیل کا شکلی خاکہ مکمل کیجیے۔

Complete the web with the help of 'Jaan pehchaan'.

اختر شیرانی
- زندگی: نام ______ ، پیدائش ______ ، مشغلہ ______ ، ہنر ______ ، انتقال ______
- ادارت: ______ ، ______ ، ______ ، ______ ، ______

ایک جملے میں جواب لکھیے۔
Answer in one sentence.

۱۔ پہلے شعر میں شاعر نے وطن کو کیا کہا ہے؟

۲۔ شاعر نے وطن کو کیسا کہا ہے؟

۳۔ دریا کس کی کہانی سناتے ہیں؟

۴۔ وطن کو ہمالیہ پر کیوں ناز ہے؟

مختصر جواب لکھیے۔ Answer in short.

۱۔ شاعر نے وطن کو لہلہاتا مہکتا کیوں کہا ہے؟

۲۔ شاعر نے وطن کو جنت کا نظارہ کیوں کہا ہے؟

ذرا غور کیجیے۔ Think carefully

ہمیں اپنے ملک سے پیار ہے کیوں کہ...

(الف) یہ سندر سہانا جنت کا ٹکڑا ہے۔

(ب) یہ جنت ہے۔

(ج) یہ ہمارا ہے۔

جان و دل سے پیارا ہونے کا مفہوم لکھیے۔

وسعت مرے بیاں کی Expansion of ideas

’کہانی ہے سارے کا سارا وطن‘ سے شاعر کی مراد لکھیے۔

کوشش کر کے دیکھیے۔ Try it

وطن کی خوبیوں کا اظہار کرنے والے مصرع تلاش کر کے لکھیے۔

تلاش و جستجو Search

نظم سے چار ہم صوت الفاظ تلاش کر کے لکھیے۔

سرگرمی/منصوبہ (Activity/Project):

۱۔ شاعر زبیؔر رضوی کی نظم ’یہ ہے میرا ہندوستان‘ حاصل کر کے پڑھیے۔

۲۔ انٹرنیٹ سے ہمالیہ سے متعلق معلومات یکجا کیجیے۔

۳۔ قدیم ہندوستان میں پائی جانے والی تہذیبوں کے نام لکھیے۔

استعارہ

ذیل کا شعر پڑھیے اور دیکھیے کہ اپنے وطن کو شاعر نے کیا کہا ہے۔

ہمیں کیوں نہ ہو دل سے پیارا وطن
ہے جنت کا ٹکڑا ہمارا وطن

اس شعر میں وطن کو جنت کا ٹکڑا کہا گیا ہے یعنی ایک جگہ کو دوسری جگہ کہا گیا ہے۔ جب ایک چیز کو کسی خوبی یا خاصیت کی وجہ سے دوسری چیز کہہ دیا جاتا ہے تو اسے **’استعارہ‘** (Metaphor) کہتے ہیں۔

استعارے میں حروفِ تشبیہ استعمال نہیں کیے جاتے۔

تشبیہ

یہ شعر پڑھیے۔

ہے جنت کا گویا نظارا وطن
ہمارا وطن، پیارا پیارا وطن!

اس شعر میں وطن کو جنت کی طرح بتایا گیا ہے۔ کسی چیز یا شخص کو کسی خصوصیت کی وجہ سے کسی دوسری چیز یا شخص کے جیسا بتانے کو **تشبیہ** (Simile) کہتے ہیں۔ دیا گیا شعر تشبیہ کا شعر ہے۔

جن لفظوں کی مدد سے تشبیہ دی جاتی ہے، ان کو حروفِ تشبیہ کہتے ہیں مثلاً کی طرح، جیسے، مانند، گویا وغیرہ۔

NBTYLF

۹ گیند

کرشن چندر

پہلی بات : بعض لوگ بلی کے راستہ کاٹ دینے کو بدشگونی سمجھتے ہیں۔ کسی مخصوص دن کی نحوست اور کسی خالی مکان میں بھوت پریت کی موجودگی جیسے واہموں کا شکار ہوتے ہیں۔ یہ سب توہم پرستی کی مثالیں ہیں۔ اس توہم پرستی کی کہیں سے تصدیق ہوتی ہے اور نہ یہ باتیں حقیقت پر مبنی ہیں۔ اس طرح کے توہمات انسان کے لیے نقصان دہ اور اس کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ اس کے مقابلے میں سائنسی تعلیم اور تحقیق انسان کے اندر وسعت نظری اور سائنسی نقطۂ نظر پیدا کرتی ہے اور وہ توہم پرستی جیسے عقیدے کی گمراہی سے بچ سکتا ہے۔ بعض لوگ توہم پرستی کا سہارا لے کر لوگوں کو گمراہ کرکے اپنا مفاد حاصل کرتے ہیں۔ ذیل کے ڈرامے میں اسی سماجی برائی کو پیش کیا گیا ہے۔

جان پہچان : کرشن چندر ۲۳/ نومبر ۱۹۱۴ء کو پیدا ہوئے۔ ان کی تعلیم کا آغاز اُردو اور فارسی سے ہوا تھا۔ ۱۹۲۹ء میں انھوں نے ہائی اسکول کی تعلیم مکمل کی اور ۱۹۳۵ء میں انگریزی سے ایم۔ اے کیا۔ پھر ایل ایل بی کی ڈگری حاصل کی۔ وہ ایک ترقی پسند افسانہ نگار تھے۔ 'شکست، ایک گدھے کی سرگزشت، الٹا درخت' ان کے مشہور ناول اور 'ہم وحشی ہیں، ٹوٹے تارے، زندگی کے موڑ پر' وغیرہ افسانوں کے مجموعے ہیں۔ ۸/ مارچ ۱۹۷۷ء کو ممبئی میں ان کا انتقال ہوا۔

کردار

موہن چودہ سال کا لڑکا	اسکول کے لڑکے
بھوشن گیارہ سال کا لڑکا	پولس کے سپاہی
اسلم نو سال کا لڑکا	بھوت بنے ہوئے تین مجرم

مقام : ایک پرانا مکان

(پردہ اُٹھتا ہے تو اسٹیج پر نیم تاریک کمرہ نظر آتا ہے۔ کمرہ بہت پرانا ہے۔ اسٹیج کے بائیں طرف لکڑی کا بڑا دروازہ دِکھائی دیتا ہے۔ دروازے کے دونوں طرف لکڑی کی دو بڑی الماریاں کھڑی ہیں۔ اسٹیج کی دائیں طرف بند کھڑکی نظر آتی ہے جس میں رنگین شیشے لگے ہیں۔ قریب ہی قد آدم شمع دان بھی ہے۔ صوفے کے سامنے تپائی پڑی ہے۔ اسٹیج چند لمحوں تک بالکل خالی رہتا ہے۔ پھر یکایک تڑاخا ہوتا ہے اور کھڑکی کا شیشہ ٹوٹ جاتا ہے۔ ایک گیند کمرے میں آکر گرتی ہے۔ چند لمحوں کے بعد دو چہرے کھڑکی کے ٹوٹے ہوئے کانچ کے پیچھے سے نمودار ہوتے ہیں اور ڈرے سہمے ہوئے کھڑکی کے اندر دیکھتے ہیں۔ پھر جلدی سے غائب ہوجاتے ہیں۔ پھر ایک اور چہرہ کھڑکی پر نمودار ہوتا ہے۔ چند لمحے بعد وہ چہرہ بھی پیچھے ہٹ جاتا ہے۔ اب ٹوٹے ہوئے کانچ کے اندر ایک ہاتھ باہر سے اندر

کو آتا ہے اورسٹول ٹٹول کر اوپر کی چٹخنی کو کھولتا ہے۔ کھٹاک سے کھڑکی کے دونوں پٹ کھل جاتے ہیں۔ تین لڑکے اندر آتے ہیں۔ ایک کے ہاتھ میں بلّا ہے)

اسلم : (سرگوشی میں) گیند اسی کمرے میں گئی ہے۔ (موہن سے) تم چلے جاؤ نا اندر۔

موہن : کیا تمھیں ڈر لگتا ہے؟

اسلم : ہاں، یہ بھوتوں والی کوٹھی ہے۔

بھوشن : میں کسی بھوت سے نہیں ڈرتا۔

اسلم : نہیں ڈرتے تو اندر جاؤ۔

موہن : (گھڑی دیکھ کر) اس وقت شام کے چھ بجے ہیں۔ میرے خیال میں اب کھیل ختم کر دینا چاہیے۔ کل آ کر گیند ڈھونڈ لیں گے۔

بھوشن : تم بھی ڈرتے ہو؟ اسلم کی طرح۔

موہن : میں کسی بھوت سے نہیں ڈرتا!

اسلم : تینوں اندر چلتے ہیں۔

موہن : ہاں، یہ ٹھیک ہے۔

بھوشن : موہن، تم آگے چلو نا۔

موہن : (دلیر بن کر) بہت اچھا!

(تینوں آگے بڑھتے ہیں)

موہن : بہت اندھیرا ہے۔

اسلم : جہاں اندھیرا ہوتا ہے، وہیں بھوت ہوتے ہیں۔

بھوشن : فضول باتیں مت کرو اسلم۔ جلدی سے گیند ڈھونڈو اور باہر نکلو۔

اسلم : (موہن سے) تم وہاں دیکھو، (بھوشن سے) تم وہاں دیکھو۔ (کھڑکی کے قریب اشارہ کر کے) میں یہاں دیکھتا ہوں۔

موہن : اندھیرے میں کچھ بھی دِکھائی نہیں دیتا۔

(گیند تلاش کرتے کرتے موہن اور اسلم ایک دوسرے سے ٹکرا جاتے ہیں۔ اندھیرے میں دونوں گھبرا کر ایک دوسرے سے چمٹ جاتے اور "بھوت بھوت" چلّاتے ہیں)

دونوں : بھوت بھوت!

بھوشن : ارے موہن، یہ تو اسلم ہے!

موہن : (اسلم کو چھوڑ کر ہانپتے ہوئے) اس نے مجھے ڈرا دیا!

بھوشن : اس وقت دیا سلائی ہوتی تو گیند فوراً مل جاتی۔

(یکایک کمرے میں ہلکی روشنی ہوتی ہے)

بھوشن : یہ موم بتی کس نے روشن کی؟

(اتنے میں کھڑکی کے دونوں پٹ زور سے بند ہوجاتے ہیں)

موہن : یہ کھڑکی کس نے بند کی؟

(یکایک ان کے پیچھے سے زوردار ہنسی کی آواز آتی ہے)

اسلم : یہ کون ہنسا؟

موہن : (گھبرا کر) بھاگو، بھاگو!

(بھاگنے کی کوشش میں تینوں گتھم گتھا ہوکر ایک دوسرے پر گر جاتے ہیں۔ موم بتی غائب ہوجاتی ہے اور صوفے کے قریب رکھے ہوئے شمع دان کا بلب خود بخود روشن ہوجاتا ہے۔ تینوں لڑکے حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر شمع دان کی طرف دیکھتے ہیں۔ مگر اتنے عرصے میں مرکز میں پڑی ہوئی لکڑی کی الماری اپنی جگہ سے چلنا شروع کرتی ہے۔ ہولے ہولے الماری کے پٹ کھلتے ہیں۔ الماری سے ایک آدمی نکلتا ہے۔ اس کے سر پر لوہے کا ٹوپ ہے۔ ہاتھ میں تلوار ہے)

موہن : بھوت بھوت!

اسلم : جل تو جلال تو، ...

بھوشن : آئی بلا کو ٹال تو!

موہن : (زمین پر سر رکھ کر ڈنڈوت کرتے ہوئے) بھوت جی مہاراج! ہم کو معاف کردو۔ ہم کرکٹ کھیلنے والے لڑکے ہیں۔ ادھر میدان میں کرکٹ کھیل رہے تھے۔

اسلم : ہماری گیند اس کمرے میں آ کر گر گئی۔ جناب بھوت صاحب! ہم صرف اپنی گیند لینے آئے ہیں۔

موہن : ہماری گیند ہمیں واپس کردو۔ ہم ابھی چلے جائیں گے۔

بھوت : (زوردار قہقہہ مار کر ہنستا ہے) تم گیند لینے آئے ہو؟ تم نہیں جانتے، یہ بھوتوں والی کوٹھی ہے؟ ہا ہا ہا! تم کو گیند واپس نہیں ملے گی۔

بھوشن : کوئی بات نہیں۔ ہم واپس جاتے ہیں۔

بھوت : ہا ہا ہا... اب تم نہیں جاسکتے۔ یہ بھوتوں کی کوٹھی ہے۔ یہاں جو آیا، کبھی واپس نہیں گیا۔ ہم تم کو کھا جائیں گے۔

موہن : (گڑگڑاتے ہوئے) نہیں نہیں بھوت جی مہاراج، ہم کو معاف کردو۔

اسلم : ہماری جان بخش دو۔

بھوت : ٹھیک ہے۔ وعدہ کرو کہ دوبارہ یہاں نہیں آؤ گے۔

اسلم : نہیں آئیں گے۔

موہن : بھگوان کی قسم، اب کبھی نہیں آئیں گے۔

بھؤت : تو جاؤ، اس دروازے سے باہر نکل جاؤ۔

(تینوں لڑکے حیرت سے بھوت کی طرف دیکھتے ہیں)

بھوت : (چلّا کر) نکل جاؤ!

(تینوں لڑکے دروازے کی طرف بھاگتے ہیں مگر دروازے کے دونوں طرف رکھی ہوئی الماریوں کے پٹ کھل جاتے ہیں اور ان میں سے دو آدمی، جنھوں نے صرف لنگوٹا پہن رکھا ہے، نکل آتے ہیں۔ صورت شکل سے بالکل دیو معلوم ہوتے ہیں)

موہن : بھؤت، بھؤت!

(ٹوپے والا بھوت اور دونوں کالے بھوت لنگوٹ پہنے ہوئے زور زور سے قہقہہ لگاتے ہیں اور لڑکوں کو پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بھوشن جس کے ہاتھ میں کرکٹ کا بلا ہے، ٹوپے والے بھوت پر وار کرتا ہے۔ اس کا ٹوپا جو گتّے کا بنا ہوا تھا، پچک کر ٹوٹ جاتا ہے اور اندر سے ایک ٹھگنے آدمی کا سر نکلتا ہے۔ وہ آدمی تلوار چھوڑ کر بھوشن کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے مگر بھوشن کھڑکی سے چھلانگ لگا کر غائب ہوجاتا ہے۔ باہر سے بھوشن کے چلانے کی آوازیں آتی ہیں)

بھوشن : بچاؤ، بچاؤ، دوڑو، بھاگو، وِکٹر، اصغر، رام پال، امرت، جگجیت، بھاگو ... پولس کو بلاؤ، پولس، پولس!

(باہر سے سیٹیوں کی آوازیں، لڑکوں کے شور و غل کی آوازیں)

ٹھگنا بھوت : (کالے بھوتوں سے) تہہ خانے کا دروازہ کھولو اور ان دونوں کو اندر لے جاؤ، جلدی کرو۔

(پہلا کالا بھوت دونوں کو قابو میں رکھنے کی کوشش کرتا ہے مگر دونوں اس سے لڑنے لگتے ہیں۔ ٹھیک اسی وقت کھڑکی سے دھما دھم بہت سے لڑکے اندر کود پڑتے ہیں۔ ان کے ساتھ پولس کے سپاہی بھی ہیں۔ اس لڑائی جھگڑے میں تینوں بھوت پکڑ لیے جاتے ہیں۔ پولس کا ایک سپاہی دیوار پر لگا ہوا سوئچ دباتا ہے۔ کمرے میں روشنی ہوجاتی ہے)

پہلا سپاہی : ذرا ان بھوتوں کی صورتیں تو دیکھیں! (بھوت کے چہرے سے نقاب نکال دیتا ہے) ارے، یہ تو بھگیلا ہے، نقلی نوٹ بنانے والا۔

(دوسرا سپاہی دوسرے بھوت کا نقاب اُتار پھینکتا ہے)

دوسرا سپاہی : اور یہ کاکا ڈاکو ہے! چھے خون کرکے بھاگا ہے۔

تیسرا سپاہی : (تیسرے بھوت کا چہرہ بے نقاب کرتے ہوئے) اور یہ اودھم ہے، بینک لوٹنے والا۔

پہلا سپاہی : واہ میرے یار! کیا بھوتوں کی کوٹھی بنائی ہے تم نے!

دوسرا سپاہی : مگر ان لڑکوں نے آج تمھاری کوٹھی لوٹ لی، کیوں بھگیلے؟

(یکایک اسلم کو صوفے کے نیچے گیند نظر آتی ہے۔ وہ اسے دبوچ لیتا ہے اور سب کو دِکھاتے ہوئے کہتا ہے)

اسلم : آہا... ہماری گیند مل گئی۔ ہماری گیند مل گئی!

پہلا سپاہی : گیند بھی ملی اور انعام بھی ملے گا تم کو... لڑکو! تم سب کو انعام ملے گا سرکار کی طرف سے۔

اسلم : بھوتوں کو گرفتار کرنے کا انعام ملتا ہے؟

دوسرا سپاہی : یہ بھوت نہیں ہیں، بڑے خطرناک مجرم ہیں جو لوگوں کو ڈرانے کے لیے اور اپنے آپ کو چھپانے کے لیے بھوت بن جاتے ہیں۔ ان کو پکڑوانے کے لیے تمھیں بہت انعام ملے گا۔

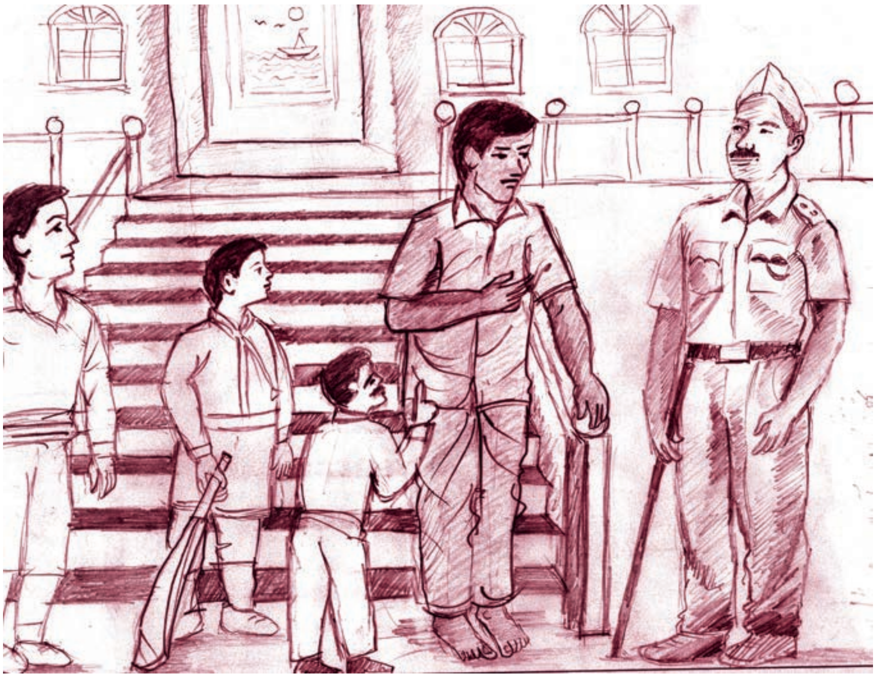

اسلم : نئی گیند ملے گی!

تیسرا سپاہی : ہاں۔

بھوشن : نیا بلّا بھی؟

دوسرا سپاہی : ہاں ہاں ، نیا بلّا بھی۔

موہن : اور نئی وِکٹیں بھی؟

پہلا سپاہی : ہاں ، نئی وِکٹیں بھی اور بہت سارا روپیا بھی!

بھوشن : ارے تب تو ہم ہر وقت بھوت پکڑا کریں گے اور بڑے گراؤنڈ پر کرکٹ کھیلا کریں گے۔

(پردہ گرتا ہے)

معانی و اشارات

تڑاخا – کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز
Cracking noise

سرگوشی – کانا پھوسی، کان میں بات کہنا
Whisper

دلیر – بہادر
Brave, courageous

مشقی سرگرمیاں

ڈرامے کے حوالے سے ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے۔

❂ **'جان پہچان' کی مدد سے خاکہ مکمل کیجیے۔**

Complete the web.

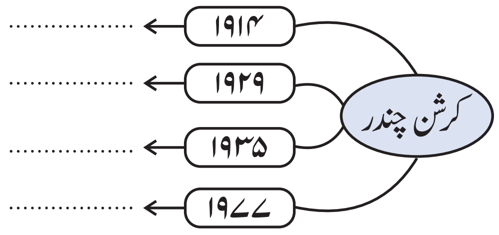

❂ **ڈراما کے مصنف کے تعلق سے شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔**

Complete the web.

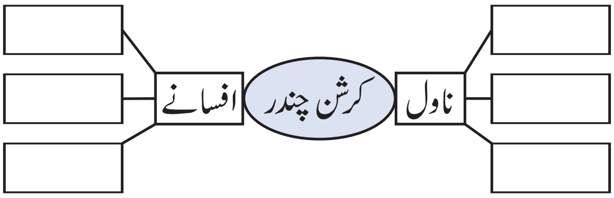

❂ ایک جملے میں جواب لکھیے۔
Answer in one sentence.

۱۔ کھڑکی کا شیشہ یکایک ٹوٹ کر کیوں گر گیا؟
۲۔ بچے کمرے میں جانے سے کیوں ڈر رہے تھے؟
۳۔ بھوت نے بچوں کو کس طرح سے ڈرایا؟
۴۔ موہن کے بھوت بھوت چلانے پر اسلم اور بھوشن کیا کہتے ہیں؟
۵۔ بھوت نے کوٹھی کے بارے میں کیا کہا؟
۶۔ الماری سے نکلنے والے دو آدمیوں کا حلیہ کیسا تھا؟
۷۔ بھوشن بھوت سے بچنے کے لیے کیا کرتا ہے؟
۸۔ بچوں کو انعام کیوں ملے گا؟

❂ مختصر جواب لکھیے۔ Answer in short.

۱۔ بچے کمرے سے بھاگنے کی کوشش کیوں کرتے ہیں؟
۲۔ بچے بھوت کے آگے کس طرح گڑگڑا رہے تھے؟
۳۔ بھوت بچوں کو کس طرح سے ڈرا رہے تھے؟
۴۔ بچوں نے بھوتوں کو کس طرح سے پکڑا؟

Think carefully ذرا غور کیجیے۔

❂ ہر ایک بھوت کے سامنے اس کا نام اور جرم خالی چوکون میں لکھیے۔
Write the name and crime of every ghost.

	نام	جرم
ٹھنگنا بھوت		
کالا بھوت		
دوسرا کالا بھوت		

❂ کس نے کس سے کہا؟
Who said to whom?

۱۔ "یہ بھوتوں والی کوٹھی ہے۔"
۲۔ "میں کسی بھوت سے نہیں ڈرتا!"
۳۔ "یہ بھوتوں کی کوٹھی ہے۔ یہاں جو آیا، کبھی واپس نہیں گیا۔"
۴۔ "تہہ خانے کا دروازہ کھولو اور ان دونوں کو اندر لے جاؤ۔"
۵۔ "واہ میرے یار! کیا بھوتوں کی کوٹھی بنائی ہے تم نے!"

Comprehension میں نے سمجھا۔

❂ ہدایت کے مطابق عمل کیجیے۔
Do as per the instructions.

۱۔ جلدی سے گیند ڈھونڈو۔
(جملے میں اسم کو خط کشیدہ کیجیے)
۲۔ دروازے کے قریب دو بڑی الماریاں کھڑی ہیں۔ (خط کشیدہ صفت کی قسم لکھیے)
۳۔ ہماری گیند واپس کر دو، ہم ابھی چلے جائیں گے۔
(جملے میں ضمیر پہچانیے)
۴۔ یہ کھڑکی کس نے بند کی؟ (جملے کی قسم پہچانیے)
۵۔ واہ میرے یار کیا بھوتوں کی کوٹھی بنائی ہے تم نے
(جملے میں مناسب علاماتِ اوقاف لگائیے)
۶۔ کھڑکی کا شیشہ چھن کر کے ٹوٹ گیا۔
(اسم کی قسم لکھیے)

Let the ball roll بات سے بات چلے

❂ بھوت پریت کی کہانیوں سے متعلق اپنے دوستوں سے بات چیت کیجیے۔
Discuss with your classmates about horror stories.

Power of writing زورِ قلم

❂ اس ڈرامے کو اپنے الفاظ میں کہانی کی طرح لکھیے۔

Write the drama in a story form in your own words.

کہانی اس طرح شروع کی جائے : ایک مرتبہ اسلم، موہن اور بھوشن کرکٹ کھیل رہے تھے۔ اچانک ...

❂ موہن، اسلم اور بھوشن کے وہ مکالمے لکھیے جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اندر جانے سے ڈر رہے ہیں۔

Write those dialogues of Mohan, Aslam and Bhushan which depict that they are frightened of entering the bungalow.

❂ ڈرامے کے کرداروں کے نام لکھیے۔

Write the names of characters of the drama.

❂ ڈرامے سے فجائیہ جملے اور استفہامیہ جملے تلاش کرکے لکھیے۔

Copy the exclamatory and interrogatory sentences from the drama.

آیئے زبان سیکھیں (Learning Language)

فجائیہ

ذیل کے جملوں کو غور سے پڑھیے۔

۱۔ ارے موہن، یہ تو اسلم ہے!

۲۔ جل تو جلال تو، آئی بلا کو ٹال تو!

۳۔ آہا، ہماری گیند مل گئی!

پہلے جملے سے بولنے والے کی حیرت ظاہر ہو رہی ہے۔

دوسرے جملے سے پتا چلتا ہے کہ بولنے والا ڈرا ہوا ہے۔

تیسرے جملے سے بولنے والے کی خوشی کا اظہار ہو رہا ہے۔

جب جملوں سے کسی جذبے، حیرت، خوشی، غم وغیرہ کا اظہار ہوتو ایسے جملوں میں اکثر 'ارے'، آہا، واہ واہ، 'اُف' جیسے الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں اور ان لفظوں کے بعد یا جملوں کے آخر میں ' ! ' نشان لگایا جاتا ہے۔ اس نشان کو **'فجائیہ نشان'** **(Exclamation mark)** کہتے ہیں۔

لاحقے

ذیل کے جملوں کو پڑھ کر خط کشیدہ لفظوں پر غور کیجیے۔

۱۔ قریب ہی ایک <u>شمع دان</u> بھی ہے۔

۲۔ <u>عطر دان</u> میں عطر رکھا ہے۔

الفاظ 'شمع دان' اور 'عطر دان'

شمع + دان

عطر + دان

کے ملنے سے بنے ہیں۔

دوسری مثالیں : پاندان، اُگال دان، گل دان وغیرہ۔

ایسے لفظوں میں ان کے دوسرے حصے کو 'لاحقہ' **(Suffix)** کہتے ہیں۔

❂ نیچے دیے ہوئے لاحقوں کے ساتھ دوسرے الفاظ ملا کر نئے الفاظ بنایئے۔

Use the below mentioned suffixes and frame meaningful words.

دان، مند، ور، یاب وغیرہ۔

.... + دان = ...

.... + مند = ...

.... + ور = ...

.... + یاب = ...

NC3UN3

۱۰

آم

ماخوذ

پہلی بات : اُردو کے مشہور شاعر مرزا غالبؔ ایک مرتبہ مغل شہنشاہ بہادر شاہ ظفرؔ کے ساتھ ان کے باغ میں چہل قدمی کر رہے تھے۔ بہادر شاہ نے دیکھا کہ غالبؔ درختوں پر لگے آموں کو غور سے دیکھ رہے ہیں۔ بادشاہ نے وجہ دریافت کی تو غالبؔ نے کہا، حضور! سنا ہے دانے دانے پر کھانے والے کا نام لکھا ہوتا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کسی آم پر میرا بھی نام لکھا ہوا ہے یا نہیں۔ بادشاہ نے غالبؔ کا منشا سمجھ لیا اور خادم کو حکم دیا کہ آموں کے چند ٹوکرے غالبؔ کے گھر بھجوا دیے جائیں۔ ذیل کی نظم میں آم کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔

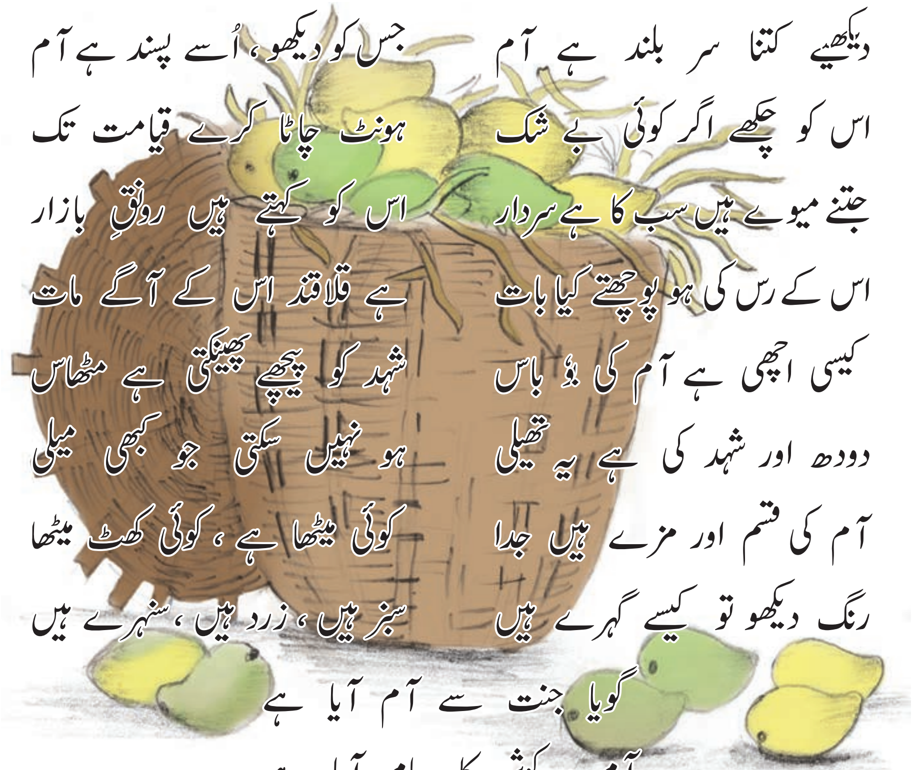

دیکھیے کتنا سر بلند ہے آم — جس کو دیکھو، اُسے پسند ہے آم
اس کو چکھے اگر کوئی بے شک — ہونٹ چاٹا کرے قیامت تک
جتنے میوے ہیں سب کا ہے سردار — اس کو کہتے ہیں رونقِ بازار
اس کے رس کی ہو پوچھتے کیا بات — ہے قلاقند اس کے آگے مات
کیسی اچھی ہے آم کی بُو باس — شہد کو پیچھے پھینکتی ہے مٹھاس
دودھ اور شہد کی ہے یہ تھیلی — ہو نہیں سکتی جو کبھی میلی
آم کی قسم اور مزے ہیں جدا — کوئی میٹھا ہے، کوئی کھٹ میٹھا
رنگ دیکھو تو کیسے گہرے ہیں — سبز ہیں، زرد ہیں، سنہرے ہیں

گویا جنت سے آم آیا ہے
آم، کوثر کا جام آیا ہے

خلاصہ : آم کو پھلوں کا راجا کہتے ہیں۔ اس نظم میں شاعر آم کی تعریف بیان کر رہا ہے۔ آم عوام اور خواص کا سب سے زیادہ پسندیدہ پھل ہے کیونکہ یہ بازار کی رونق اور پھلوں کا سردار ہے۔ اس کی مٹھاس کا یہ حال ہے کہ جو کوئی ایک بار چکھ لے دیر تک اپنے ہونٹ چاٹتا رہے۔ آم کی مٹھاس اور رسیلا پن ایسا ہے کہ اس کے آگے قلاقند مٹھائی پھیکی پڑ جائے۔ اس کی خوشبو اور ذائقہ ایسے ہیں کہ شہد پیچھے رہ جائے۔ آم دودھ اور شہد کے ذائقوں کی تھیلی ہے۔ شاعر آم کی مختلف اقسام کا ذکر کرتا ہے کہ کوئی میٹھا ہے، کوئی کھٹ میٹھا، کوئی گہرا سبز ہے تو کوئی سنہرا اور زرد۔ شاعر مبالغے سے کام لے کر آم کو جنتی پھل اور اس کے ذائقے کو جنت کی نہر کوثر کے پانی جیسا قرار دیتا ہے۔

معانی واشارات

سربلند - بلند مرتبہ Eminent

قلاقند - ایک قسم کی مٹھائی Sweet

کوثر - جنت کی ایک نہر A stream in paradise

مشق

نظم 'آم' پڑھ کر شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

Complete the web.

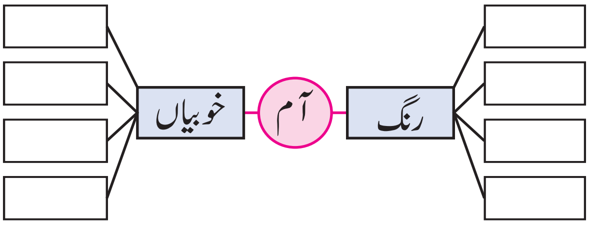

ایک جملے میں جواب لکھیے۔

Answer in one sentence.

۱۔ شاعر نے آم کو سربلند کیوں کہا ہے؟

۲۔ شاعر نے آم کی خوبیوں کو کن لفظوں میں بیان کیا ہے؟

۳۔ شاعر نے آم کی مٹھاس کو کن چیزوں سے تشبیہ دی ہے؟

۴۔ شاعر نے آم کی کون کون سی قسمیں بتائی ہیں؟

۵۔ میوے کا سردار کون ہے؟

۶۔ آم کی بو باس کیسی ہے؟

۷۔ آم کو کوثر کا جام کیوں کہا گیا ہے؟

Think carefully ذرا غور کیجیے۔

شاعر کے خیال میں آم کی مٹھاس جن چیزوں کو مات دیتی ہے ان کے نام لکھیے۔

Write the names of those things that are lesser in sweetness than mango.

Expansion of ideas وسعت مرے بیاں کی

درج ذیل اشعار کا مطلب لکھیے۔

Explain the following couplets.

کیسی اچھی ہے آم کی بُو باس
شہد کو پیچھے پھینکتی ہے مٹھاس
گویا جنت سے آم آیا ہے
آم کوثر کا جام آیا ہے

Search تلاش وجستجو

نظم سے ان الفاظ کے ہم معنی تلاش کر کے لکھیے۔

Write the synonyms of the following words from the poem.

شیرینی	خوشبو	شربت	بادشاہ	لب

نظم سے ان الفاظ کی ضد تلاش کر کے لکھیے۔

Write the antonyms of the following words from the poem.

اُجلی	کھٹاس	جیت	ناپسند	پست

سرگرمی (Activity):

آم کی مختلف قسموں کے نام معلوم کر کے ان کی تصویریں جمع کیجیے۔

NCCQPQ

١١ خط

علامہ اقبالؔ

پہلی بات : علامہ اقبالؔ کو ہم ان کی اعلیٰ پایے کی نظموں کے حوالے سے جانتے ہیں۔ شاعرِ مشرق کہلانے والے اس عظیم شاعر نے علم اور فلسفے کے میدان میں بھی اپنی شخصیت کی چھاپ چھوڑی ہے۔ ان کے خطوط بھی ہمارے ادب کا قابلِ قدر سرمایہ ہیں۔ ذیل میں ان کا ایک خط پیش کیا جا رہا ہے جو انھوں نے اپنے والد شیخ نور محمد کے نام لکھا ہے۔

جان پہچان : شیخ محمد اقبال ۹/نومبر ۱۸۷۷ء کو سیال کوٹ میں پیدا ہوئے۔ لاہور میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لیے وہ یورپ گئے۔ ہندوستان واپس آنے کے بعد انھوں نے بیرسٹری شروع کی۔ ان کی عالمگیر شہرت اور علمی مرتبے سے متاثر ہو کر حکومتِ برطانیہ نے انھیں 'سر' کا خطاب عطا کیا تھا۔ علامہ اقبالؔ نے اُردو اور فارسی میں شاعری کی۔ 'بانگِ درا'، 'بالِ جبریل' اور 'ضربِ کلیم' ان کے اُردو کلام کے مجموعے ہیں۔ ان کے خطوط بھی کتابی شکل میں شائع ہو چکے ہیں۔ ۲۱/اپریل ۱۹۳۸ء کو لاہور میں ان کا انتقال ہوا۔

قبلہ و کعبۂ ام ... السلام علیکم

اعجاز کے امتحان کا نتیجہ کل شام نکل گیا۔ پاس ہو گیا ہے۔ آپ کو اور بھاوج صاحبہ کو مبارک ہو۔ اب اس کو یہ سوچنا چاہیے کہ ایم۔اے میں داخل ہو یا قانون کے امتحان ایل ایل بی میں داخل ہو۔ دونوں امتحانوں کے لیے دو سال ہیں۔ ایل ایل بی کا امتحان کرنے میں بھی بہت سے فوائد ہیں۔ بھائی صاحب کی خدمت میں بھی میں نے یہی لکھا ہے۔ اعجاز کو بھی اپنی قابلیت کا جائزہ لینا چاہیے۔ وکیل کا کام اگر بہت نہ بھی چلے تو دو ڈھائی سو روپے ماہوار کما لیتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ پہلے چند سال محنت کرنی پڑتی ہے اور انتظار کی تکلیف اُٹھانی پڑتی ہے اس لیے اس پر غور کرنے کے بعد مجھے لکھیے کہ اس کی طبیعت کا میلان کدھر ہے۔ والسلام

محمد اقبال

لاہور

۱۶/جولائی ۱۹۱۹ء

معانی واشارات

قبلہ وکعبۂ ام	– میرے بزرگ، خط میں تخاطب کا فقرہ	My respected
میلان	– رجحان، خواہش	Aptitude

NCLLRD

مشق

❂ 'جان پہچان' کی مدد سے علامہ اقبالؔ سے متعلق شکلی خاکہ مکمل کیجیے۔

Complete the following web.

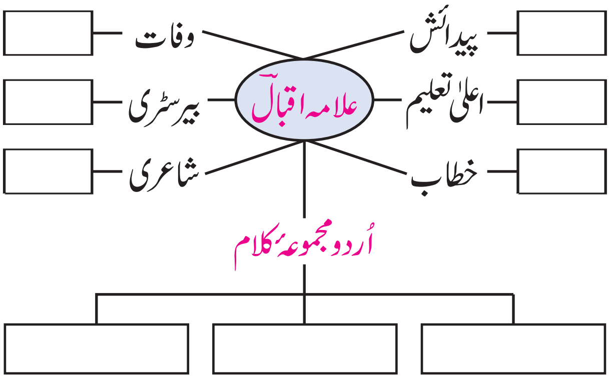

❂ ذیل کا خاکہ مکمل کیجیے۔ **Complete the web.**

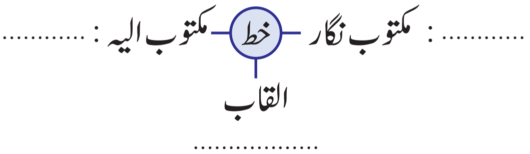

❂ ایک جملے میں جواب لکھیے۔

Answer in one sentence.

۱۔ ڈاکٹر اقبالؔ نے خط کیوں لکھا؟

۲۔ اقبالؔ نے والد صاحب اور بھاوج صاحبہ کو کس بات کی مبارکباد دی ہے؟

۳۔ اقبالؔ نے کس امتحان میں داخلے پر زور دیا ہے؟

۴۔ اقبالؔ نے خط میں اعجاز کے بارے میں کیا لکھا ہے؟

۵۔ وکیل کے کام کے بارے میں اقبالؔ نے خط میں کیا لکھا ہے؟

زورِ قلم Power of writing

❂ آپ کا چھوٹا بھائی مڈل اسکول اسکالرشپ امتحان میں کامیاب ہوا ہے۔ اسے مبارکبادی اور آئندہ مقابلہ جاتی امتحانات میں شرکت کی ترغیب کے لیے خط لکھیے۔

Your younger brother passed the middle school scholarship examination. Write a letter to congratulate and encourage him for competitive examinations in future.

کوشش کرکے دیکھیے۔ Try it

❂ دیے ہوئے الفاظ کے انگریزی مترادفات لکھیے۔

Write English words for the following.

امتحان ، نتیجہ ، قانون ، وکیل

سرگرمی/منصوبہ (Activity/Project):

❂ ٹیلی وِژن یا ریڈیو پر سنی ہوئی کسی تقریر کو اپنے الفاظ میں لکھیے۔

جواہر پارہ

اُمید ایک ٹھنڈی چھاؤں اور سکون بخش وادی ہے جو اپنے پُرسکون دامن میں پناہ دے کر انسان کو مایوسی کے اتھاہ سمندر میں ڈوبنے سے بچاتی ہے۔

۱۲

غزلیات

پہلی بات : غزل اُردو شاعری کی وہ صنف ہے جس کے ہر شعر کا مضمون مختلف ہوتا ہے۔ اس کے پہلے شعر کو مطلع کہتے ہیں۔ مطلع کے دونوں مصرعوں میں قافیے ہوتے ہیں۔ غزل کے باقی شعروں کے صرف دوسرے مصرعے میں قافیہ استعمال کیا جاتا ہے۔ قافیے کے بعد جو لفظ یا لفظوں کا مجموعہ ہوتا ہے، اسے ردیف کہتے ہیں۔ غزل کے آخری شعر میں شاعر کا تخلص ہوتا ہے۔ اس شعر کو مقطع کہتے ہیں۔ غزل میں کم سے کم پانچ اشعار ہوتے ہیں۔

۱۔ غزل

داغؔ دہلوی

جان پہچان : نواب مرزا داغؔ دہلوی ۲۵ر مئی ۱۸۳۱ء کو دلّی میں پیدا ہوئے۔ ان کی پرورش اور تعلیم و تربیت لال قلعے میں ہوئی۔ بہادر شاہ ظفرؔ ذوقؔ کے شاگرد تھے۔ داغؔ کی زبان کو سنوارنے میں ذوقؔ کا بہت بڑا حصہ ہے۔ دلّی اور رامپور کے بعد انھوں نے حیدر آباد میں سکونت اختیار کی۔ ۱۶ر فروری ۱۹۰۵ء کو وہیں ان کا انتقال ہوا۔

ہم نے ان کے سامنے اوّل تو خنجر رکھ دیا
پھر کلیجا رکھ دیا ، دل رکھ دیا ، سر رکھ دیا

زندگی میں پاس سے دم بھر نہ ہوتے تھے جدا
قبر میں تنہا مجھے یاروں نے کیوں کر رکھ دیا

دیکھیے ، اب ٹھوکریں کھاتی ہے کس کس کی نگاہ
روزنِ دیوار میں ظالم نے پتھر رکھ دیا

زلف خالی ، ہاتھ خالی کس جگہ ڈھونڈیں اسے
تم نے دل لے کر کہاں ، اے بندہ پرور ، رکھ دیا

داغؔ کی شامت جو آئی اضطرابِ شوق میں
حالِ دل ، کمبخت نے سب ان کے منہ پر رکھ دیا

معانی واشارات

روزنِ دیوار	دیوار کی کھڑکی	Window
زلف	بال	Hair
شامت	مصیبت	Misfortune
بندہ پرور	آقا، مالک	Master
منہ پر رکھ دینا	سامنے کہہ دینا	Telling frankly
اضطرابِ شوق	شوق کی بے قراری	Restlessness in fondness

مشق

غزل کا بغور مطالعہ کیجیے اور ذیل کی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔

- ایک جملے میں جواب لکھیے۔

Answer in one sentence.

۱۔ شاعر نے محبوب کے سامنے کیا کیا رکھا؟
۲۔ شاعر کو دوستوں سے کیا شکایت ہے؟
۳۔ محبوب نے دیوار کے روزن میں پتھر کیوں رکھ دیا؟
۴۔ شاعر محبوب کی کس چیز کو تلاش کر رہا ہے؟
۵۔ شاعر نے اضطرابِ شوق میں کیا کہہ دیا؟

وسعت مرے بیاں کی Expansion of ideas

- درج ذیل شعر کا مطلب لکھیے۔

Explain the following couplet.

زندگی میں پاس سے دم بھر نہ ہوتے تھے جدا
قبر میں تنہا مجھے یاروں نے کیوں کر رکھ دیا

تلاش و جستجو Search

- غزل کے چار قافیے لکھیے۔

Write four rhymes from the ghazal.

- غزل سے مقطع کا شعر تلاش کرکے لکھیے۔

Write the 'Maqta' of the ghazal.

- غزل کی ردیف لکھیے۔

Write the *radeef* of the ghazal.

- ہم معنی الفاظ کی جوڑیاں ملائیے۔

Match the synonyms.

دم	تنہا	یار	زلف
دوست	بال	اکیلا	لمحہ

لفظوں کا کھیل Game of words

- ذیل میں دیے ہوئے الفاظ کے ہم معنی لفظ 'روزن' میں تلاش کیجیے۔

Find the synonyms for the following words in the Urdu word '*Rozan*'.

۱۔ دن .... (سہ حرفی)
۲۔ عورت .... (دوحرفی)
۳۔ چہرہ .... (دوحرفی)
۴۔ نیا .... (دوحرفی)
۵۔ مذکر .... (دوحرفی)
۶۔ دولت .... (دوحرفی)
۷۔ طاقت .... (سہ حرفی)

حفیظؔ میرٹھی

۲۔ غزل

پہلی بات : غزل میں ردیف اور قافیوں کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔کئی غزلیں ردیف کے انوکھے پن کے سبب مقبول ہوئیں۔ یہ بات غزل میں لطف اور معنویت پیدا کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

جان پہچان : حفیظؔ میرٹھی ۱۰؍جنوری ۱۹۲۲ء کو میرٹھ میں پیدا ہوئے۔ وہیں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ایف اے کا امتحان پاس کیا۔ حفیظؔ مشاعروں کے مقبول شاعر تھے۔ ملک سے باہر منعقد ہونے والے مشاعروں میں بھی بلائے جاتے تھے۔ ان کی کتابیں 'شعر وشعور، متاعِ آخرِ شب' اور 'کلیاتِ حفیظؔ' شائع ہو چکی ہیں۔ اُتر پردیش اُردو اکیڈمی نے انھیں انعام سے نوازا تھا۔ ۷؍جنوری ۲۰۰۰ء کو میرٹھ میں ان کا انتقال ہوا۔

بے ضمیروں کو بتانے جائیں کیا
وہ نہ سمجھیں گے ، انھیں سمجھائیں کیا

آ گئے ، وہ آ گئے اہلِ ہوس
اب تری محفل سے ہم اُٹھ جائیں کیا

باخبر تھے عشق کے انجام سے
عشق کے انجام پر پچھتائیں کیا

التجائیں تو کوئی سنتا نہیں
اب ذرا کچھ بے ادب ہوجائیں کیا

آپ وعدوں کے لیے مشہور ہیں
آپ کے وعدوں سے دل بہلائیں کیا

بے عصا اپنی کلیمی ہے تو ہو
وقت کے فرعون سے ڈر جائیں کیا

چھوڑ کر دامانِ خودداری ، حفیظؔ
اپنی نظروں سے بھی ہم گر جائیں کیا

معانی واشارات

بے ضمیر	-	صحیح اور غلط کی پہچان نہ رکھنے والا unconscionable
اہلِ ہوس	-	جھوٹی محبت کرنے والے Lustful
التجا	-	گزارش Request
عصا	-	لاٹھی Walking stick
داماںِ خودداری	-	بے غیرت ہو جانا
چھوڑنا		Giving up self-respect
نظروں سے گر جانا	-	عزت کھو دینا To lose honour

مشق

غزل کا بغور مطالعہ کیجیے اور ذیل کی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔

❂ **ایک جملے میں جواب لکھیے۔**

Answer in one sentence.

ا۔ بے ضمیروں کے بارے میں شاعر نے کیا کہا ہے؟

۲۔ کس کے آنے پر شاعر محفل سے اُٹھ جانا چاہتا ہے؟

۳۔ شاعر بے ادب کیوں ہونا چاہتا ہے؟

۴۔ شاعر محبوب کی کس چیز سے دل بہلانا چاہتا ہے؟

۵۔ کس چیز کو چھوڑ کر شاعر خود کی نظروں سے گر جائے گا؟

وسعت مرے بیان کی Expansion of ideas

❂ **درج ذیل شعر کا مطلب لکھیے۔**

Explain the following couplet.

باخبر تھے عشق کے انجام سے
عشق کے انجام پر پچھتائیں کیا

❂ **درج ذیل شعر میں کس واقعے کی طرف اشارہ ہے؟**

The following couplet refers to which event?

بے عصا اپنی کلیمی ہے تو ہو
وقت کے فرعون سے ڈر جائیں کیا

تلمیح

غالبؔ کا یہ شعر پڑھیے۔

ابنِ مریم ہوا کرے کوئی
میرے دکھ کی دوا کرے کوئی

اس شعر میں 'ابنِ مریم' سے مراد حضرت مریمؑ کے بیٹے حضرت عیسیٰؑ ہیں جو اپنے معجزے سے بیماروں کو اچھا کر دیا کرتے تھے۔

اس طرح شعر میں کسی تاریخی، مذہبی واقعے یا شخص کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے تو اسے **تلمیح (Allusion)** کہتے ہیں۔ تلمیحی واقعے کو جانے بغیر شعر کا مطلب پوری طرح سمجھ میں نہیں آتا۔

ریاضؔ خیرآبادی

۳۔ غزل

پہلی بات : شاعری میں جہاں خیالات اور احساسات کو خوب صورت انداز میں پیش کیا جاتا ہے، وہیں شاعر اپنے رنج وغم اور شکایات کو بھی اشعار میں ڈھال دیتا ہے۔اس کی مثال ریاضؔ خیرآبادی کی درج ذیل غزل ہے۔

جان پہچان : ریاضؔ خیرآبادی ۱۸۵۳ء میں خیرآباد (ضلع سیتاپور) کے ایک معزز خاندان میں پیدا ہوئے۔ شاعری میں وہ امیرؔ مینائی کے شاگرد ہوئے۔ ایک اچھے شاعر ہونے کے ساتھ ساتھ وہ کامیاب صحافی اور نثر نگار بھی تھے۔ انھوں نے کئی اخبارات و رسائل جاری کیے اور انگریزی ناولوں کے ترجمے بھی کیے۔ ان کا کلام 'دیوانِ ریاضؔ' اور 'کلیاتِ ریاضؔ خیرآبادی' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔۲۰؍ جولائی ۱۹۳۴ء کو ان کا انتقال خیرآباد میں ہوا۔

رونا لکھا نصیب میں ہے اپنی جان کا
شکوہ نہ آپ کا ، نہ گلہ آسمان کا

بازار میں بھی چلتے ہیں کوٹھوں کو دیکھتے
سودا خریدتے ہیں تو اونچی دکان کا

کیوں غم نصیب دل کو برا کہہ رہے ہو تم
کیوں صبر لے رہے ہو کسی بے زبان کا

میں دل کی واردات تو کہنے کو کہہ چلوں
کس کو یقین آئے گا میرے بیان کا

افسانہ تم نے قیس کا شاید سنا نہیں
ٹکڑا ہے ایک وہ بھی مری داستان کا

دنیا کی پڑ رہی ہیں نگاہیں ریاضؔ پر
کس وضع کا جوان ہے ، کس آن بان کا

معانی و اشارات

نصیب میں رونا لکھا ہونا - بدقسمت ہونا
To be unfortunate

کوٹھا - مکان کا اونچا حصہ
Upper part of a house

غم نصیب - جس کی قسمت میں دُکھ ہوں
Sorrowful

صبر لینا - بہت ظلم کرنا، صبر آزمانا
Test of patience

واردات - واقعہ
Incident

قیس - مجنوں کا نام
Name of a lover

وضع - عادت، طریقہ
Manner

مشق

غزل کا بغور مطالعہ کیجیے اور ذیل کی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے۔

- **’جان پہچان‘ کی مدد سے ذیل کا خاکہ مکمل کیجیے۔**

Complete the following web.

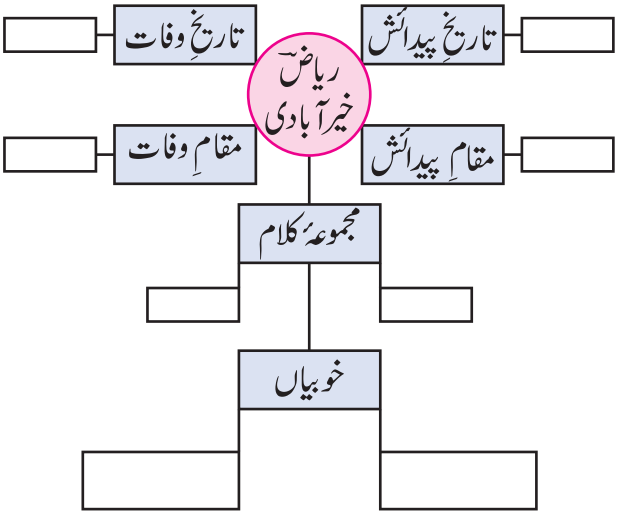

- **ایک جملے میں جواب لکھیے۔**

Answer in one sentence.

۱۔ شاعر کے نصیب میں کیا لکھا ہے؟
۲۔ بازار میں خریدار سے متعلق شاعر نے کیا کہا ہے؟
۳۔ غم نصیب سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
۴۔ شاعر اپنے بیان کے بارے میں کیا کہتا ہے؟
۵۔ شاعر کی زندگی کی داستان کیسی ہے؟

وسعتِ مرے بیان کی Expansion of ideas

- **شعر کا مطلب لکھیے۔**

Explain the following couplet.

میں دل کی واردات تو کہنے کو کہہ چلوں
کس کو یقین آئے گا میرے بیان کا

تلاش و جستجو Search

- **غزل سے صنعتِ تلمیح کا شعر تلاش کر کے لکھیے۔**

Find the couplet that contains *'Talmeeh.'*

- **غزل کا مطلع لکھیے۔**

Copy the *Matla* of the ghazal.

- **غزل کے قافیے تلاش کر کے لکھیے۔**

Write the rhyming words from ghazal.

سرگرمی/منصوبہ (Activity/Project):

- **انٹرنیٹ کی مدد سے کچھ غزلیں حاصل کیجیے اور اپنی کسی پسندیدہ غزل کا انگریزی میں ترجمہ کیجیے۔**

Obtain ghazals from internet and translate any one of them in English.

NCVHT1

۱۳ رباعیات

پہلی بات : رباعی چار مصرعوں کی نظم کو کہتے ہیں جس کے پہلے، دوسرے اور چوتھے مصرع کا ہم قافیہ ہونا ضروری ہے۔ تیسرا مصرع بھی ہم قافیہ ہوسکتا ہے۔ عام طور سے رباعی میں اخلاقی، اصلاحی اور حکیمانہ مضامین بیان کیے جاتے ہیں۔ رباعی کے اوزان مخصوص اور مقرر ہیں۔

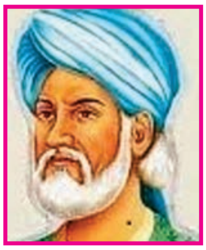

۱ رباعی

میر دردؔ

جان پہچان : میر دردؔ کا نام سیّد خواجہ میر تھا۔ وہ ۱۷۲۱ء میں دلّی میں پیدا ہوئے۔ ان کی پرورش مذہبی ماحول میں ہوئی تھی۔ دردؔ نے عربی اور فارسی کی تعلیم حاصل کی۔ صوفیانہ شاعری میں دردؔ کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔ ان کے اُردو دیوان میں تقریباً پندرہ سو اشعار ہیں۔ ان کے کلام میں سادگی اور روانی کے ساتھ پاکیزگی بھی پائی جاتی ہے۔ ۱۷۵۸ء میں ان کا انتقال ہوا۔

پیری چلی گئی اور گئی جوانی اپنی
اے دردؔ ، کہاں ہے زندگانی اپنی
کل اور بیاں کرے گا کوئی اس کو
کہتے ہیں اب آپ ہم کہانی اپنی

۲

رباعی

امجدؔ حیدرآبادی

جان پہچان : امجدؔ حیدرآبادی کا نام سیّد امجد حسین تھا۔ وہ یکم جنوری ۱۸۸۶ء کو حیدرآباد میں پیدا ہوئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہوئی۔ اس کے بعد انھوں نے جامعہ نظامیہ حیدرآباد سے دینی تعلیم حاصل کی۔ ایک مدت تک وہ غزل اور نظم کہتے رہے۔ پھر رباعی کو اظہارِ خیال کا ذریعہ بنا لیا اور حقائقِ عالم، فلسفۂ حیات، اخلاقیات اور مضامینِ تصوف کو رباعی کے پیرایے میں بیان کیا۔ 'رباعیاتِ امجدؔ، ریاضِ امجدؔ، جمالِ امجدی' وغیرہ ان کے شعری مجموعے ہیں۔ ۳۱/ جنوری ۱۹۶۱ء کو حیدرآباد میں ان کا انتقال ہوا۔

بے صبر کی جاں ہمیشہ گھبراتی ہے
تسکین کسی طرح نہیں پاتی ہے
آساں ہوتی ہے صبر سے ہر مشکل
ہر قفل میں یہ کلید ٹھیک آتی ہے

۳

رباعی

علقمہؔ شبلی

جان پہچان : علقمہؔ شبلی کا نام ابوعلقمہ محمد شبلی نعمانی تھا۔ وہ یکم نومبر ۱۹۳۰ء کو غیاث چک، بہار میں پیدا ہوئے۔ وہ ایک خوش فکر شاعر تھے۔ نظموں اور غزلوں کے علاوہ انھوں نے رباعیاں بھی خوب کہی ہیں۔ روایتی شاعری کے ساتھ ساتھ ان کی رباعیوں کے بھی کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ 'زادِ سفر، شہرنامہ' اور 'چہار آئینہ' ان کے مشہور مجموعۂ رباعیات ہیں۔ انھیں شعری خدمات کے سلسلے میں ملک بھر کی مختلف اکیڈمیوں کی طرف سے انعامات اور اعزازات سے نوازا جا چکا ہے۔ ۱۳/ اگست ۲۰۱۹ء کو ان کا انتقال کولکاتا میں ہو گیا۔

کینے سے بچو، جھوٹ نہ ہرگز بولو
سچ ہی کے لیے اپنے دہن کو کھولو
جو بات بھی کہنا ہو، کہو تم بے شک
پہلے اسے سو بار مگر تم تولو

معانی واشارات

پیری	بڑھاپا	Old age
تسکین	سکون	Comfort
قفل	تالا	Lock
کلید	چابی	Key
کینہ	دوسروں کے لیے برا سوچنا	Malice

ہرگز	کبھی نہیں	Never
دہن	منہ	Mouth
بے شک	بغیر شبہ کے	Undoubtedly
تولو	وزن کرو	Weigh

مشق

میر دردؔ

- 'جان پہچان' کی مدد سے شاعر کے تعارف کا شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

Complete the web.

......	تعلیم		اصل نام	......
......	شاعری	میر دردؔ	پیدائش	......
......	اشعار		وفات	......

- ایک جملے میں جواب لکھیے۔

Answer in one sentence.

۱۔ دردؔ نے کس چیز کو زندگی کہا ہے؟

۲۔ 'پیری چلی گئی اور گئی جوان اپنی' سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

۳۔ اس وقت شاعر کی کہانی کون سنا رہا ہے؟

۴۔ دردؔ کی رباعی کا مطلب لکھیے۔

Search تلاش وجستجو

- دردؔ کی رباعی کے قافیے تلاش کر کے لکھیے۔

Write the rhyming words of the *Rubaai* of Dard.

- دردؔ کی رباعی کی ردیف لکھیے۔

Write the *Radeef* of the *Rubaai* of Dard.

امجدؔ حیدرآبادی

- 'جان پہچان' کی مدد سے شبکی خاکہ مکمل کیجیے۔

Complete the following web.

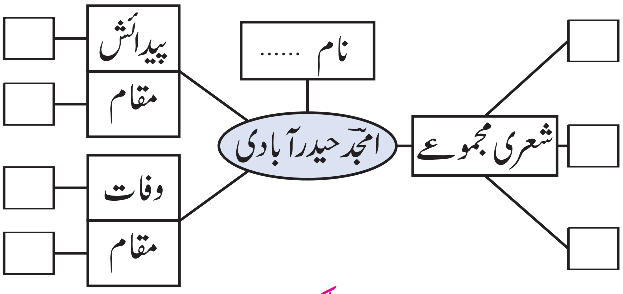

- ایک جملے میں جواب لکھیے۔

Answer in one sentence.

۱۔ کس کی جان ہمیشہ گھبراتی ہے؟

۲۔ کس خوبی کی وجہ سے ہر مشکل آسان ہوتی ہے؟

۳۔ قفل اور کلید سے شاعر کی کیا مراد ہے؟

Expansion of ideas وسعتِ مرے بیان کی

- امجدؔ کی رباعی کا مرکزی خیال لکھیے۔

Write the central idea of the *Rubaai* of Amjad.

Search تلاش وجستجو

- امجدؔ کی رباعی کی ردیف لکھیے۔

Write the *Radeef* of the *rubaai* of Amjad.

- رباعی کا وہ مصرع لکھیے جس میں متضاد الفاظ آئے ہیں۔

Write the line of this *Rubaai* that contains opposite words.

- متضاد الفاظ کو خط کشیدہ کیجیے۔

Underline the opposite words.

- بتائیے کہ ذیل کے شعر میں صبر اور مشکل کو کیا کہا گیا ہے۔

What words are used for 'sabr' and 'mushkil'.

آساں ہوتی ہے صبر سے ہر مشکل
ہر قفل میں یہ کلید ٹھیک آتی ہے

علقمہ شبلی

- 'جان پہچان' کی مدد سے شبلی کا خاکہ مکمل کیجیے۔

Complete the following web.

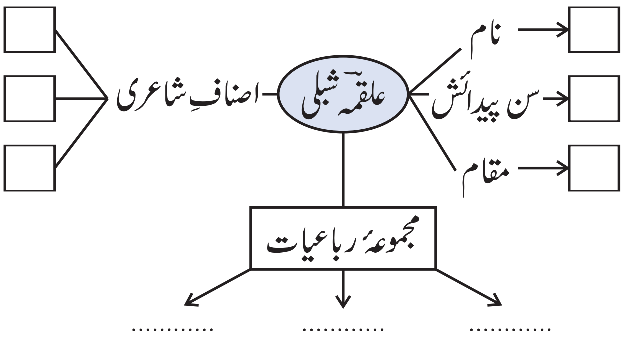

- ایک جملے میں جواب لکھیے۔

Answer in one sentence.

۱۔ شاعر کس بات سے بچنے کی تلقین کر رہا ہے؟
۲۔ شاعر کون سی بات نہ بولنے کے لیے کہہ رہا ہے؟
۳۔ شاعر کون سی بات کہنے کے لیے حوصلہ افزائی کر رہا ہے؟
۴۔ بات کہنے سے پہلے کیا کرنا چاہیے؟

وسعتِ مرے بیان کی Expansion of ideas

- علقمہ کی رباعی کا مطلب آسان الفاظ میں لکھیے۔

Explain the *Rubaai* of Alqama in your own words.

زورِ قلم Power of writing

- بات کہنا چاہیے/ بات نہیں کہنا چاہیے۔ رباعی کی مدد سے دو دو جملے لکھیے۔

When should a person talk and when he should not. Write 2 sentences for each.

تلاش و جستجو Search

- رباعی سے قافیے تلاش کر کے لکھیے۔

Write the rhyming words from *Rubaai.*

میں نے سمجھا۔ Comprehension

- رباعی سے صنعتِ تضاد کا شعر تلاش کر کے لکھیے۔

Write the couplet from the *Rubaai* that has *'San'at-e-Tazaad'.*

- رباعی میں متضاد الفاظ کو خط کشیدہ کیجیے۔

Underline the opposite words of *Rubaai.*

سرگرمی/منصوبہ (Activity/Project):

- بچوں کے مختلف رسائل سے معمے اپنی بیاض میں نقل کر کے انھیں حل کیجیے۔

ND5DUN

دیے ہوئے لفظوں کو شروع میں لکھ کر مزید لفظ بناؤ۔

ہم : + ہم خیال + ہم عصر + ہم پیالہ + ہم کلام

نا : + ناکارہ + ... + ... + ...

غیر : + غیر واجب + ... + ... + ...

بے : + بے حساب + ... + ... + ...

یوم : + یومِ اساتذہ + ... + ... + ...

دیے ہوئے لفظوں کو آخر میں لکھ کر مزید لفظ بناؤ۔

دان : + پان دان + قلم دان + اُگال دان + قلم دان

خانہ : + تہہ خانہ + ... + ... + ...

مند : + حوصلہ مند + ... + ... + ...

دار : + تیماردار + ... + ... + ...

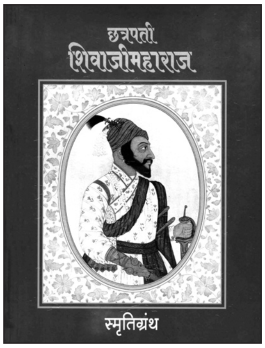

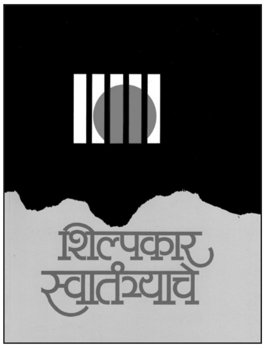

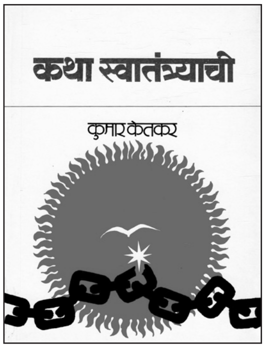

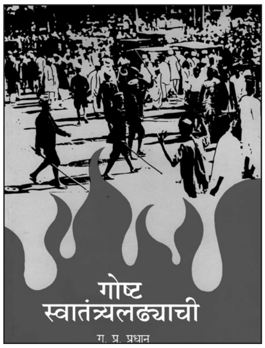

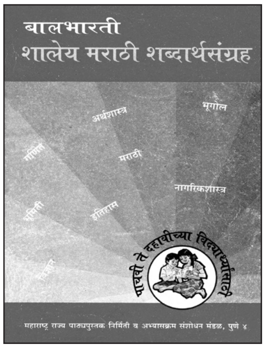

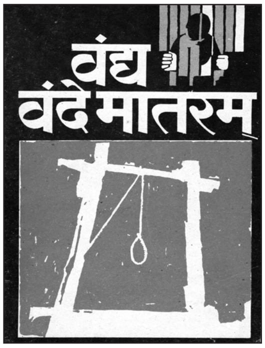

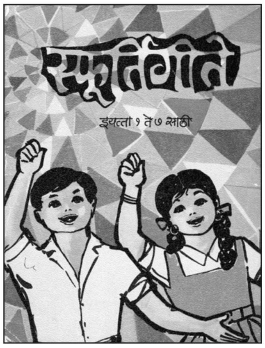

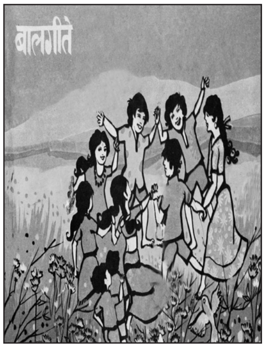

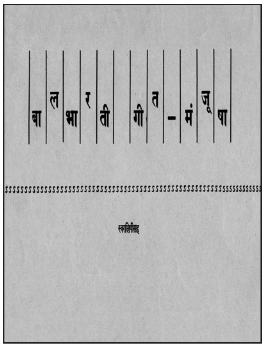

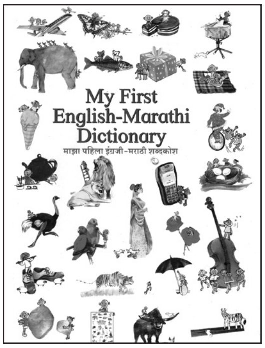

- पाठ्यपुस्तक मंडळाची वैशिष्ट्यपूर्ण पाठ्येत्तर प्रकाशने.
- नामवंत लेखक, कवी, विचारवंत यांच्या साहित्याचा समावेश.
- शालेय स्तरावर पूरक वाचनासाठी उपयुक्त.

पुस्तक मागणीसाठी www.ebalbharati.in, www.balbharati.in संकेत स्थळावर भेट द्या.

साहित्य पाठ्यपुस्तक मंडळाच्या विभागीय भांडारांमध्ये विक्रीसाठी उपलब्ध आहे.

ebalbharati

विभागीय भांडारे संपर्क क्रमांक : पुणे - ☎ २५६५९४६५, कोल्हापूर- ☎ २४६८५७६, मुंबई (गोरेगाव) - ☎ २८७७१८४२, पनवेल - ☎ २७४६२६४६५, नाशिक - ☎ २३९१५११, औरंगाबाद - ☎ २३३२१७१, नागपूर - ☎ २५४७७१६/२५२३०७८, लातूर - ☎ २२०९३०, अमरावती - ☎ २५३०९६५

مہاراشٹر راجیہ پاٹھیہ پستک نرمتی وابھیاس کرم سنشودھن منڈل، پونہ

MAHARASHTRA STATE BUREAU OF TEXTBOOK PRODUCTION AND CURRICULUM RESEARCH, PUNE.

तारुफे उर्दू (उर्दू)- इ. ८वी

₹ 30.00